www.saharaexpressdaily.com saharaexpressdelhi123@gmail.com ● saharaexpress123@gmail.com ● saharaexpressnews@gmail.com

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی

# SAHARA EXPRESS,DELHI

Urdu Daily Published From Delhi,Patna&Ranchi

No-1 SE

TITLE APPLY Vol:01 Issue:119 04.05.2024 **SATURDAY** Re.02 Page:08

جلدنمبر:01 شمارہ:۱۱۹/ سنیچر/ ۴/مئی ۲۰۲۴/ مطابق/ ۲۴/شوال المکرم/ ۱۴۴۴ھ/ صفحات:08



*Urdu Daily Published From Delhi,Patna & Ranchi*

No-1 SE

# सहारा एक्सप्रेस

# को

# दिल्ली में ज़रुरत है

# Reporter

# &

# Bureau Chief

saharaexpressdelhi123@gmail.com

**Contact No 9334346898**

www.saharaexpressdaily.com

# چھ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کیا

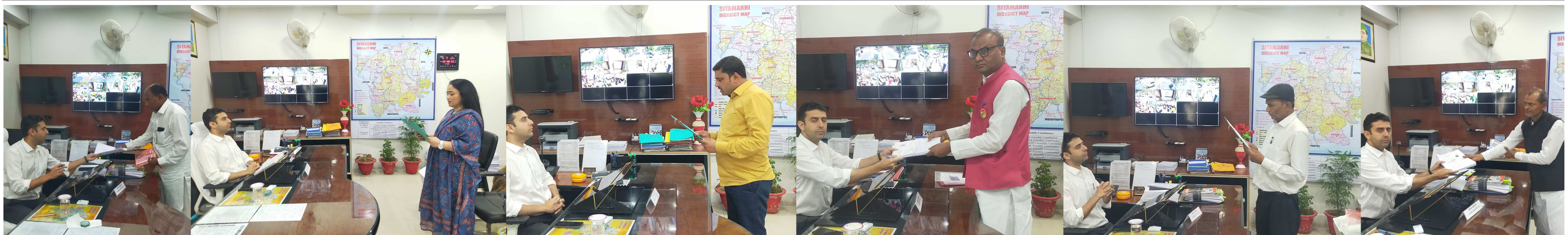

**محمد صدر عالم نعمانی سیتامڑھی**

سیتامڑھی پارلیمانی حلقہ کے انتخاب کے لیے، کلکٹریٹ میں واقع ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر-کم-ڈی ایم رچی پانڈے کے کمرے میں، صبح 11 بجے سے سہ پہر 3 بجے تک کا وقت مقرر کیا گیا ہے، امیش کمار یادو-آزاد، اپیندر ساہنی-راشٹریہ جن سمبھاونا پارٹی (آر جے پی) رینا رائے، آزاد شمبھو بیتھا-آزاد، رام نرنجن رائے-نیشنلسٹ چیتنا پارٹی، بھولا سنگھ-بہوجن سماج پارٹی۔ کل چھ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کیے پرچہ نامزدگی کے پیش نظر مکمل تیاریاں کی گئی تھیں، کلکٹریٹ میں سیکورٹی کے انتظامات سخت کئے گئے تھے، مزید پتھ کے تمام داخلی اور خارجی راستوں پر ڈراپ گیٹ بنائے گئے تھے اور مجسٹریٹ اور پولیس فورس کو تعینات کیا گیا تھا۔ صبح 10 بجے سے سہ پہر 3 بجے تک کلکٹریٹ میں غیر مجاز داخلے پر پابندی عائد کردی گئی۔ امیدوار کے ساتھ صرف تین گاڑیوں کو داخلہ دیا گیا تھا کلکٹریٹ کی سی سی ٹی وی کے ذریعے نگرانی کی جارہی ہے، کلکٹریٹ کے سامنے موجود تمام دکانیں تین بجے تک بند رکھی گئی۔

## 14 تاریخ کو سالانہ غل میلہ

**پٹنہ سٹی (محمد فیض)**

سالانہ غسل میلہ 14 مئی کو گرو کے باغ میں واقع گرودوارہ میں منعقد ہوگا۔ سنان میلہ کے روز خصوصی دیوان سجایا جائے گا۔ جس میں تخت صاحب کے راگی گروپ اور راوی کی جانب سے شبد کیرتن اور کتھا کا کلام پیش کیا جائے گا، اس سلسلے میں 12 مئی کو گرو کے باغ میں واقع گرودوارہ میں سری گرو گرنتھ صاحب کی اٹوٹ تلاوت کی جائے گی۔ جو سنان میلہ کے دن اختتام پذیر ہوگا۔ تخت صاحب میں تقریب کی تیاریاں جاری ہیں۔

## شراب ضبط

**پٹنہ سٹی (محمد فیض)**

تھانہ چوک پولیس نے اسکوٹر پر لدی 180 لیٹر دیسی شراب قبضے میں لے لی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ خصوصی کارروائی کے دوران اسکوٹر پر لدی 180 لیٹر دیسی شراب برآمد کر کے اسکوٹر کو بھی ضبط کرلیا گیا۔ معاملے کی جانچ کی جارہی ہے۔

## * ووٹ کا صحیح استعمال ملک کی بہترین خدمت ہے * * مولانا عبدالحفیظ اسلامی *

حیدرآباد 3/ مئی دنیا میں مسلمانوں کا وجود خیر ہی خیر ہے، یہ جہاں بھی رہیں انکا اہم فریضہ یہ ہیکہ وہ خیر پر گامزن رہکر محبت والفت کے پیغام کو پھیلایں تا کہ شر وفساد بغض وعداوت کو پنپنے کا موقع نہ ملے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی، معروف کالم نگار وخطیب مسجد صالحہؒ قاسمؒ ہاشم آباد چندرائین گٹہ نے کیا۔ انہوں نے ووٹ کی اہمیت بتلاتے ہوئے کہا کہ اپنے ووٹ کو کوئی معمولی وحقیر چیز نہ جانے کیونکہ اسکا صحیح استعمال باشندگان ملک کے لئے بہترین نعمت اور راحت کا سامان مہیا کرتا ہے اور اسکے غلط استعمال سے کروڑہا انسانوں کو ہر طرح سے مشکلات واذیتیں جھیلنا پڑتا ہے لہذا خیرامت کے فرد اور محب وطن ہونے کی وجہ ہموطنوں کی ہمیں فکر کرنی چاہیے؛ اگر رائے عامہ ہموار کی جائے تو اس کام کے لیے امن پسند ہندو اور دبے کچلے دلت بھائی بھی ہمارا ضرور ساتھ دیں گے۔ مولانا حفیظ اسلامی نے ملک وملت کی ترقی امن وشانتی کے لیے اپنے حقیقی ووٹ کی حفاظت کرنے اور صبح کے اولین اوقات میں اپنا حق رائے دہی کا استعمال کرنے کی تلقین فرمائی تا کہ دوسروں کو استحصال کا موقع نہ رہے، مولانا نے اس بات کی طرف خاص توجہ دلائی کہ الکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے جو ووٹر سلپ ہر ووٹر کو دی جاتی ہے اسکی ایک کاپی اپنے اہم ڈاکیومنٹ و زیورات کے ساتھ محفوظ رکھیں! ورنہ آنے والے حالات میں نا قابل بیان مشکلات اور قانونی کشاکش میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ انہوں نے یہ بات بھی بتائی کہ ووٹ ایک امانت ہے اس میں نہ خیانت کریں اور نہ دوسروں کی ہمت افزائی کریں۔

## صدر اسپتال میں ہیٹ ویب کے مریضوں کے لیے چار بستر مختص

**پٹنہ سٹی (محمد فیض)**

ایس جی جی ایس صدر اسپتال کی ایمرجنسی میں ہیٹ ویو کے مریضوں کے لیے چار بیڈ مختص کیے گئے ہیں۔ مریضوں کے آنے کے بعد ان کو داخل کر کے علاج کیا جائے گا ہسپتال کے انچارج سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر عارف عبداللہ اور ہسپتال کے منیجر شبیر خان نے بتایا کہ روسٹر میں ڈیوٹی پر مامور اہلکاروں اور ڈاکٹروں کو تفویض کیا گیا ہے۔ ادویات کی فہرست بھی سٹاک میں رکھی گئی ہے، تا کہ مریضوں کا علاج کیا جا سکے، انہوں نے کہا کہ اس وقت بڑی تعداد میں مریض ہیٹ سٹروک، ڈائریا اور یرقان کی شکایت لے کر آ رہے ہیں۔ اس کا علاج کیا جا رہا ہے۔ یہاں، این ایم سی ایچ میں بھی، ایمرجنسی کی صورت میں ہیٹ ویب کے لیے پانچ بیڈ مختص کیے گئے ہیں۔ شعبہ طب میں دس بستروں کا خصوصی وارڈ بنایا گیا ہے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر سروج کمار نے کہا کہ جب گرمی کی لہر کا مریض آئے گا تو اسے داخل کر کے علاج کیا جائے گا۔

## ایمیزون انڈیا نے ٹرک ڈرائیوروں کے لیے صحت اور تندرستی کا پروگرام شروع

آج Amazon India نے Sushrutha شروع کیا، جو ٹرک ڈرائیوروں کے لیے صحت اور تندرستی کا ایک جامع پروگرام ہے۔ ایمیزون کے 350 ٹرکنگ پارٹنرز ہیں، جو ہزاروں ٹرک ڈرائیوروں کو ملازمت دیتے ہیں۔ اس مہم کا مقصد ان ٹرک ڈرائیوروں کی صحت کی ضروریات کو پورا کرنا ہے جو اپنی زندگی کا بیشتر حصہ سڑک پر گزارتے ہیں۔ مزید برآں، یہ ٹرک ڈرائیوروں اوران کے اہل خانہ کے لیے طویل مدتی صحت کی اچھی عادات کے بارے میں بیداری پیدا کرے گا۔ بنگلورو، مانیسر (ہریانہ) اور ملک کے دیگر حصوں میں ٹرک ڈرائیوروں کے لیے ہیلتھ کیمپس کا انعقاد کیا جارہا ہے، جس میں 70 سے زیادہ صحت کے پیرامیٹرز کی جانچ کی جارہی ہے۔ پریمانش فاؤنڈیشن، آنچل ہیلتھ سنٹر اور ڈاک آن لائن جیسی این جی اوز کے اشتراک سے چلایا گیا، ان کیمپوں میں سے پہلا کیمپ جنوری 2024 میں بنگلور میں منعقد کیا گیا تھا اور حال ہی میں ختم ہونے والا مانیسر کیمپ ایک بڑی کامیابی تھی، جس میں بڑی تعداد میں ٹرک ڈرائیوروں نے شرکت کی۔ ایمیزون ٹرانسپورٹیشن سروسز کے ڈائریکٹر ارون کمار سنگھ نے کہا،" ایمیزون میں، ہم ٹرک ڈرائیوروں کی زندگیوں میں درپیش چیلنجوں کو سمجھتے ہیں، جن کی صحت طویل عرصے تک سڑک پر رہنے سے متاثر ہوتی ہے۔" 'سشرت' پروگرام کا مقصد ان چیلنجوں سے نمٹنے اور ڈرائیوروں کو صحت مند رہنے میں مدد کرنا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ پروگرام ٹرک ڈرائیوروں اور ان کے خاندانوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلیاں لائے گا۔ Sushruta پروگرام کا مقصد ٹرک ڈرائیوروں کے درمیان صحت کے مسائل کی شناخت اور تشخیص کرنے کے لیے متعدد ٹیسٹنگ خدمات، جیسے خون کے ٹیسٹ، آنکھوں کے ٹیسٹ، اور دانتوں کے ٹیسٹ فراہم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ٹرک ڈرائیوروں اور ان کے اہل خانہ میں صحت مند طرز زندگی کو فروغ دینے کے لیے کیمپ کے دوران آگاہی مہم اور سیشنز کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

## کنال گھوش پارٹی مخالف سرگرمیوں میں ملوث: پارتھو چٹرجی

کلکتہ 3 مئی (یو این آئی) ترنمول کانگریس سے برطرف اور جیل میں بند سابق ریاستی وزیر پارتھو چٹرجی نے کہا کہ کنال گھوش اپوزیشن پارٹیوں سے زیادہ ترنمول کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ سابق وزیر تعلیم پارتھا چٹرجی کو اساتذہ تقرری گھوٹالہ کیس کی سماعت کے لیے جمعہ کو سٹی سیشن کورٹ میں پیش کیا گیا۔ احاطے عدالت میں پارتھوں چٹرجی نے صحافیوں کے سوال کے جواب میں کنال گھوش کے خلاف سخت بیان جاری کیا ہے۔ بدھ کی سہ پہر کو ترنمول کانگریس نے ایک پریس بیان جاری کرتے ہوئے کنال کو پارٹی کے ریاستی جنرل سکریٹری کے عہدے سے ہٹا دیا تھا۔ اس کے بعد جمعرات کو کنال گھوش کو ترنمول کانگریس کے پانچویں مرحلے کے اسٹار مہم چلانے والوں کے ناموں کی فہرست سے نکال دیا گیا۔ پارٹی ذرائع کا دعویٰ ہے کہ اعلیٰ قیادت نے کنال کو پارٹی عہدے سے اور اسٹار مہم چلانے والوں کی فہرست سے ہٹانے پر اتفاق کیا۔ اس بار کنال کے ایک وقت کے ساتھی پارتھو چٹرجی نے کہا کہ جب میں باہر تھا اس وقت بھی کنال گھوش ہماری پارٹی کو اپوزیشن پارٹیوں سے زیادہ نقصان پہنچا رہے تھے اور اب وہیں کام کر رہے ہیں۔ پارتھو چٹرجی کو ای ڈی نے 23 جولائی 2022 کو بھرتی بدعنوانی کے معاملے میں گرفتار کیا تھا۔ اس کے بعد سے ہی وہ پریڈنسی جیل میں قید ہیں۔ پارتھوں کی گرفتاری کے بعد ان کی وزارت ختم ہوگئی۔ ترنمول قیادت نے انہیں پارٹی کے تمام عہدوں سے نکال دیا

## پٹنہ کے ابھیشیک سونو، پوکر میں اپنا ہنر دکھا رہے ہیں

پٹنہ، 03 مئی، 2024: نیشنل پوکر سیریز انڈیا 2024 کے سلور میڈلسٹ ابھیشیک سونو لگاتار جیت درج کر رہے ہیں۔ وہ PokerBaazi پر منی میکر ٹورنامنٹ کا میزبان اور فاتح بھی بن چکا ہے۔ پٹنہ کے رہنے والے 25 سالہ پوکر ماسٹر سونو نے ایک بار پھر ٹائٹل اور چمکدار بریسلٹ جیت کر سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کرلی ہے۔ اس نے یہ کارنامہ اپنے گیم کی لائیو سٹریمنگ کے دوران حاصل کیا۔ ابھیشیک ایک پیشہ ور پوکر کھلاڑی ہے جس کا پس منظر فروخت اور مارکیٹنگ میں ہے۔ اس نے ہمیشہ مسابقتی اور سٹریٹجک سوچ کا مظاہرہ کیا ہے۔ ان کے پیشے سے قطع نظر وہ ہمیشہ سیکھنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ اسے ایک بہتر پوکر کھلاڑی بننے کا ایک خاص جذبہ ہے اور اس جذبے نے پوکر کی دنیا میں اپنا سفر جاری رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ابھیشیک کو کرکٹ کا شوق ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ اس کا مقدر پوکر میں جانا تھا۔ انہوں نے اپنے ممبئی کے دورے کے دوران اس دماغی کھیل کے بارے میں سیکھا اور اس کی اسٹریٹجک گہرائی سے بہت متاثر ہوا۔ ان شاندار کامیابیوں کے باوجود، ابھیشیک عاجز رہتا ہے۔ وہ اپنی پوکر، ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی میں توازن رکھتا ہے۔ اس کے نظم وضبط کے رویے میں 8 گھنٹے کی نیند، 10 گھنٹے پوکر اور اپنے اور اپنے پیاروں کے لیے وقف کردہ وقت شامل ہے۔ اس کی فطرت اسے ایک بہترین فرد بناتی ہے۔ اپنے سفر اور اپنی مسلسل جیت کے پیچھے منتر کے بارے میں بات کرتے ہوئے، ابھیشیک سونو نے کہا،" میں ساری زندگی ایک کھلاڑی رہا ہوں، میرا پہلا پیار کرکٹ ہے، لیکن پوکر نے مجھے ایک جذبہ اور مقصد دیا ہے، جسے میں اپنی زندگی بھر برقرار رکھنا چاہتا ہوں۔

## ہدف طے کر محنت کریں تو کامیابی یقینی: مونیکا شریواستو

اورنگ آباد (پریس ریلیز)۔ گلوبل کائستھ کانفرنس کی جانب سے اورنگ آباد شہر کے کرما روڈ پر واقع چتر گپتا آڈیٹوریم کم لوک نائک جئے پرکاش نارائن کلچرل بلڈنگ میں یونین پبلک سروس کمیشن میں منتخب ہونے والی مونیکا سریواستو کے اعزاز میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا مشترکہ طور پر افتتاح جی کے سی کے قومی نائب صدر کمل کشور، ونے کمار سنگھا، اجے کمار سنتوش، مہیندر پرساد، آئی بی کے سریواستو نے کیا۔ اس دوران مونیکا سریواستو کو نشان، گلدستہ اور شال دے کر اعزاز سے نوازا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مونیکا سریواستو نے کہا کہ اگر ایک مقصد طے کیا جائے اور کسی بھی شعبے میں محنت اور ایمانداری کے ساتھ کوشش کی جائے تو کامیابی یقینی ہے۔ انہوں نے نوجوان نسل بالخصوص طلبہ سے کہا کہ مرکزی یا ریاستی خدمات میں شامل ہونا کوئی مشکل کام نہیں ہے لیکن اس کے لیے ہدف کے مطابق محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر نیلم رانی، اجے ورما، مدھوسودن پرساد، شریرام امبشت، بھارتی سریواستو، ڈاکٹر سودیپ سریواستو، کرشنا کمار سنہا، گنیش پرساد، راجو رنجن سنہا، راجیش سنہا، سنیل سنہا، سوریہ کانت، ادے کرشنا پرساد، دیپک بلجوری، ڈاکٹر۔ تقریب میں ابھیشیک کمار، امیت سنہا، ابھے سنہا، ڈاکٹر وبھو سریواستو، پریم کمار، کامنی ورما، سنجنا کشور، سلونی سریواستو، ڈاکٹر شروتیکا سریواستو، انجو سنہا، روبی سنہا، جیوتی سنہا، پلوی پریا، رومی موجود تھے۔ رنجن وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

## ووٹ بینک کی سیاست کا پھیلاؤ نظریات کو پھیلانے اور پس پردہ اثر ورسوخ حاصل کرنے سے بڑھتا گیا

انڈیا - عالمی سطح پر، جہاں ایک طرف ہندوستان سب سے بڑی جمہوریت، سب سے زیادہ آبادی والا ملک اور روحانی عقائد، رسومات، رسوم ورواج سمیت کئی افسانوی اور جدید خصوصیات کے ساتھ قدیم ترین ملک ہے، وہیں دوسری طرف، کچھ لوگوں کو ایک حد تک اس کے سب سے بڑے ادارے، مذہبی مقامات، تنظیمیں اور نظریات بھی ہیں میڈیا کے ہر پلیٹ فارم پر ایک خوشحال ملک ہونے کی بات کی گئی ہے، جسے کسی حد تک سیاسی جماعتیں اپنے مفاد کے لیے استعمال کرتی ہیں یعنی ووٹ بینک کو یقینی بنانے کے لیے۔ جو کہ میں نے 19 اپریل 2024 کو پہلے مرحلے میں اپنے گونڈیا رائس سٹی میں کہی تھی۔ میں نے اسے لوک سبھا کے انتخابات میں دیکھا اور بہت سی تنظیموں کے اندر بھی محسوس کیا، جس کی بنیاد پر میں درست کہہ سکتا ہوں کہ یہی صورت حال ہوگی۔ دوسرے مرحلے میں بھی ہوا اور باقی پانچ مرحلوں میں پورے ملک میں ہونے کے امکان کو رد نہیں کرسکتا۔ لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ پردے کے پیچھے ہوتا ہے۔ اگرچہ ہر تنظیم، ادارہ، معاشرہ، بڑی روحانی جگہ، سربراہ اس تنظیم کو اپنے کنٹرول اور قیادت میں چلاتے ہیں، لیکن ان کے پیچھے کسی نہ کسی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھنے والی قیادت کا عمل دخل ہے، جسے میں نے اپنے لوک سبھا حلقہ گونڈیا بھنڈارا میں دیکھا کہ کچھ پنچایتیں جناب، تنظیموں کے سربراہان، تعلیمی اداروں کے کچھ لوگ، کاروباری پیشہ ور تنظیموں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اپنی اپنی سطح پر کسی بڑی جماعت کے لیے مہم چلا رہے تھے، حالانکہ میں جانتا تھا کہ یہ تمام تنظیمیں اور ادارے اس جماعت کے نظریے سے وابستہ ہیں۔ کچھ اقدامات کی ایسی خدمت کمیٹی بھی ہے جس کا تعلق کسی جماعت کے نظریے سے ہے جہاں صرف بانی ہی چلاتا ہے اور اس کے کئی ارکان کو دوسرے اداروں، تنظیموں، ایجوکیشن سوسائٹی، علاقائی پنچایتوں میں بھی ممبر بنا کر رکھا گیا ہے، جو مداخلت کرتے ہیں۔ ان اداروں کے فیصلے جن پر روشنی ڈالی جائے۔ آج یعنی 2 مئی 2024 کو امریکہ کی 30 سے زائد یونیورسٹیوں میں طلباء کے پرتشدد مظاہرے کی خبریں دن بھر میڈیا میں چھائی رہیں، اس لیے آج میں نے اپنے مضمون کے لیے موضوع کا انتخاب کیا کہ پس پردہ نظریات کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ ووٹ بینک کی سیاست کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے، اس لیے آج ہم میڈیا میں موجود معلومات کی مدد سے بات کریں گے کہ سیاسی جماعتوں، ذات پات کے سماج سے لے کر کاروباری تنظیموں تک رسائی کا رجحان بڑھ گیا ہے۔ اسکولوں، کالجوں سے روحانی مقامات تک۔ دوستو، اگر ہم ذات پات کے سماج سے لے کر کاروباری تنظیموں تک اور اسکولوں اور کالجوں سے لے کر روحانی مقامات تک سیاسی جماعتوں کے دخول کی بات کریں تو آج مذکورہ شعبوں میں اصلاحات لانے کی بجائے ہر سیاسی جماعت اپنے نظریے کو آگے بڑھانے کے لیے سیاسی مداخلت میں مصروف ہے۔ تمام ادارے اور ادارے وائس چانسلر کی تقرری کا معاملہ ہو یا تدریسی مواد میں تبدیلی، سماجی رسوم ورواج اور تعلیمی ادارے جو کہ ملک کے روشن مستقبل کے لیے بیج تیار کرتے ہیں۔ سیاسی پروپیگنڈے اور طلبہ اس سیاست کا شکار ہو رہے ہیں۔ ہمارے تعلیمی اداروں اور معاشرے میں کن نظریات پر بحث ہونی چاہیے اور کن سے نہیں ہونی چاہیے یہ سوال آج ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔ قومی تعمیر میں تعلیمی اداروں کا انمول کردار ہے۔ یہاں ملک کے نوجوان مختلف قومی اور بین الاقوامی مسائل پر مختلف زاویوں سے سوچنا سیکھتے ہیں۔ ایسے میں اگر ہماری سیاسی جماعتیں ان اداروں میں گھس کر ان طلبہ کو اپنے ووٹ بینک کی سیاست اور تنگ نظری کے لیے استعمال کرنے لگیں تو ان کے لیے درست سمت میں ترقی کرنا ناممکن ہے۔ تعلیمی ادارے سیاسی ہونے لگیں گے۔ جو طلبہ تعلیمی اداروں میں پڑھنے کے بجائے مختلف سیاسی جماعتوں میں شامل ہو کر ایک دوسرے پر اپنا اقتدار قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے نتیجے میں ان جماعتوں کے درمیان بالادستی کی لڑائی ہوگی۔ اس کا فائدہ ملک سے باہر کی تخریب کار قوتیں بھی اٹھانا شروع کردیں گی۔ آج کل جس طرح سے ملک کے تعلیمی اداروں اور تنظیموں کو سیاسی مفادات کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، اس سے لگتا ہے کہ طلبہ کے دل ودماغ میں ملک کے خلاف انتشار پیدا کرنے کا کام منصوبہ بند طریقے سے کیا جا رہا ہے۔ آج یونیورسٹی میں طلبہ کے بہت سے طبقے ایسے ہیں جو اپنی پارٹی کی وفاداری ثابت کرنے کے لیے سیاست دانوں کے نامناسب اقدامات کو جواز فراہم کرنے لگتے ہیں اور ان حلقوں میں پرتشدد جھڑپیں بھی ہونے لگتی ہیں۔ ان تعلیمی اداروں کے صحن میدان جنگ بن چکے ہیں جہاں پولیس زیادہ نظر آنے لگی ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے اظہار خیال کرنے والی یہ نوجوان نسل تعلیم اور روزگار جیسے مستقل مسائل کو نہیں بلکہ ان مسائل کو زیادہ اہمیت دیتی نظر آتی ہے جو ملک کی بنیادوں کو برباد کر رہے ہیں۔ شاید اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ آج ملک کی بیشتر یونیورسٹیوں میں طلبہ رہنما خود انارکی کی علامت بن چکے ہیں۔ دھرنے، مظاہرے، نعرے بازی، کیا تعلیمی ادارے یہی ہیں؟ دوستو، اگر ہم ہندوستان میں طلبہ کی سیاست کی بات کریں تو طلبہ کی سیاست ہندوستان میں یونیورسٹی کے تعلیمی نظام کا ایک اہم جزو رہی ہے، چاہے وہ جے این یو ہو، ڈی یو، اے ایم یو ہو یا لکھنؤ، الہ آباد ہو یا بنارس ہندو۔ آج یونیورسٹیاں تعلیم کے ان اہم مراکز میں سے ہیں۔

## انڈیا گروپ آئین میں ترمیم کی سازش کر رہا ہے: مودی

کولکتہ، 03 مئی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو انڈیا گروپ پر آئین میں ترمیم کی سازش کرنے کا الزام لگایا اور اپوزیشن کو چیلنج کیا کہ وہ تحریری طور پر یہ یقینی بنانے کے لئے سامنے آئے کہ دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کو ریزرویشن کم نہیں کیا جائے گا، درج فہرست ذاتوں اور قبائل/ دیگر پسماندہ طبقات (ایس سی/ ایس ٹی/ او بی سی) کے لئے ریزرویشن ختم نہیں ہوگا اور آئین میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدواروں کی حمایت میں درگاپور، کرشن نگر اور بولپور میں مسلسل تین انتخابی ریلیوں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ آئین ہندوستان میں مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن کی ممانعت کرتا ہے۔ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے بھی اس کی تائید کی تھی۔ مسٹر مودی نے تاہم، ایس سی/ ایس ٹی/ او بی سی برادریوں کو ریزرویشن کے حقوق فراہم کرنے کے لیے آئین میں ترمیم کرنے کی کوشش کے لیے کانگریس کی تنقید کی، اس اقدام کو کرناٹک میں مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ وزیر اعظم نے کہا، "ہمیں یہ یقینی بنانے کے لیے ایک تحریری یقین دہانی کی ضرورت ہے کہ او بی سی ریزرویشن کو کم نہیں کیا جائے گا، ایس سی/ ایس ٹی/ او بی سی ریزرویشن کو منسوخ نہیں کیا جائے گا اور آئین میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی،" وزیر اعظم نے کہا کہ کانگریس نے اس پر گزشتہ دس دنوں میں کوئی جواب نہیں ہے۔ بائیں بازو کی جماعتیں اور ترنمول کانگریس بھی اس معاملے پر خاموش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ترنمول بائیں بازو کی جماعتیں اور کانگریس والے کیا کر رہے ہیں؟ وہ کہتے ہیں لاٹھی سے مودی کا سر توڑ دیں گے... وہ کہتے ہیں مودی کو گولی ماردو... لیکن میں ثابت قدم ہوں۔ وہ مجھ سے جتنی نفرت کریں گے، میں اتنی ہی زیادہ اپنے ہم وطنوں کی خدمت کروں گا۔ انہوں نے کہا،" موجودہ سیاسی کھیل میں شامل تمام کنبے جن میں کانگریس کے شاہی خاندان، ترنمول اور بائیں بازو کے کنبے شامل ہیں، خاموشی سے مودی کی ووٹ جہاد کی درخواست کی حمایت کر رہے ہیں۔ مجھ پر حملہ کرنے سے اپنے ہم وطنوں کی خدمت کرنے کے میرے جذبے میں مزید اضافہ ہوا ہے، کیونکہ مجھے پورے ہندوستان کے 140 کروڑ لوگوں کو چھوڑ کر کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ وزیر اعظم نے کہا،" آپ سب کی طرف سے محبت دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی ہے۔ مجھے میری سوچ سے زیادہ پیار ملا۔ اگر میرا مقصد صرف وزیر اعظم کے عہدے پر رہنا، اس کے فوائد سے لطف اندوز ہونا ہوتا تو میں اسے صرف ایک ماہ میں حاصل کرسکتا تھا، لیکن میں یہاں صرف ایک عزم کے ساتھ آیا ہوں- آپ کی خدمت، اپنے ملک کی خدمت کرنا۔"

www.saharaexpressdaily.com sahaaraexpressdelhi123@gmail.com saharaexpress123@gmail.com saharaexpressnews@gmail.com

روزنامہ دہلی
# سہارا ایکسپریس
SAHARA EXPRESS,DELHI

Urdu Daily Published From Delhi,Patna&Ranchi

No-1 SE

TITLE APPLY Vol:01 Issue:119 04.05.2024 SATURDAY Re.02 Page:08

جلد نمبر:01 شمارہ:۱۱۹ ہفتہ ۴ مئی ۲۰۲۴ مطابق ۲۴ شوال المکرم ۱۴۴۴ھ صفحات:08

# راہل گاندھی رائے بریلی سے الیکشن لڑیں گے

نئی دہلی، 3 مئی (یو این آئی) کانگریس نے گاندھی خاندان کے روایتی لوک سبھا پارلیمانی حلقہ اتر پردیش کے رائے بریلی اور امیٹھی کو لے کر اٹھ رہے سوالات کو ختم کرتے ہوئے آج پارٹی لیڈر راہل گاندھی کو رائے بریلی سے بھی انتخابی میدان میں اتار دیا۔ یہ معلومات دیتے ہوئے کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے کہا کہ پارٹی کی مرکزی الیکشن کمیٹی نے رائے بریلی سے مسٹر گاندھی اور امیٹھی سے مسٹر کشوری لال شرما کو میدان میں اتارا ہے۔ امیٹھی اور رائے بریلی لوک سبھا سیٹیں گاندھی خاندان کی روایتی سیٹیں ہیں۔ مسٹر گاندھی کے وایناڈ سے الیکشن لڑنے اور محترمہ سونیا گاندھی کے لوک سبھا الیکشن نہ لڑنے کے اعلان کی وجہ سے ان دونوں سیٹوں پر کانگریس کے امیدواروں کے بارے میں بحث چل رہی تھی۔ قیاس آرائیاں تھیں کہ محترمہ پرینکا گاندھی وڈرا رائے بریلی سے اور مسٹر گاندھی امیٹھی سے الیکشن لڑیں گے۔ رائے بریلی سیٹ سے کانگریس کی سابق صدر سونیا گاندھی ایم پی ہیں اور اب ان کے لوک سبھا الیکشن لڑنے سے انکار کے بعد گاندھی خاندان کی اس روایتی سیٹ سے مسٹر گاندھی کو میدان میں اتارا گیا ہے۔ مسٹر گاندھی کیرالہ کے وایناڈ سے بھی انتخاب لڑ رہے ہیں۔ مسٹر گاندھی امیٹھی سے تین بار لوک سبھا کے رکن رہے ہیں لیکن وہ 2019 کے انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی اسمرتی ایرانی سے ہار گئے تھے۔

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی
SAHARA EXPRESS,DELHI

## وزیراعظم مودی اپنی انتخابی مہم میں بار بار پاکستان کا ذکر کیوں کر رہے ہیں؟

انڈیا میں انتخابی مہم کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی ہندو قوم پرست جماعت بی جے پی کبھی مسلمانوں کے خلاف بات کرتی نظر آئی تو کبھی سیاسی تقریروں میں پاکستان کا ذکر ہوتا سنائی دیا۔ پاکستان اور انڈیا میں انتخابات سے قبل ایک دوسرے کے خلاف بات کرنا یا اس حوالے سے مخالف جماعت کے امیدواروں کو ہدف تنقید بنانا ایک عام بات ہے۔ اب انڈیا میں جاری پارلیمانی انتخابات میں پاکستان کا ذکر ایک بار پھر سے ہو رہا ہے اور حکمران جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رہنما اپوزیشن جماعت کانگریس کو جارحانہ انداز میں پاکستان سے جوڑ رہے ہیں۔ جمعرات کو گجرات میں ایک سیاسی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے انڈیا کے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ پاکستان کے رہنما اب مخالف جماعت کانگریس کے لیے دعائیں کر رہے ہیں۔ اس بیان کی وجہ سیاسی جماعت پاکستان تحریک انصاف کے سابق رہنما فواد چوہدری کی ایک پوسٹ ہے جس میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے ایک کلپ کو شیئر کرتے ہوئے فواد چوہدری نے لکھا 'راہل آن فائر۔' فواد چوہدری کی جانب سے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر شیئر اس ویڈیو میں کانگریس رہنما راہل گاندھی کو یہ کہتے ہوئے سنا جا سکتا ہے کہ بی جے پی نے اس سال کے شروع میں ایودھیا میں رام مندر کے افتتاح کے لیے انڈیا کے پسماندہ اور غریب طبقوں کو مدعو نہیں کیا تھا۔ گاندھی نے اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وہاں انڈیا کے امیر ترین لوگ موجود تھے لیکن کیا 'کوئی کسان دکھائی دیا؟ کوئی مزدور دکھائی دیا؟ بیروزگار نوجوان دکھائی دیا؟' انھوں نے کہا کہ بی جے پی لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے کہتی ہے کہ 'دیکھو بھیا، وہ۔۔۔ اُدھر ایشوریہ رائے ناچ رہی ہے، وہ دیکھو اُدھر امیتابھ بچن نے ڈانس کیا، وہ دیکھو بھائی ورات کوہلی نے چوکا مارا، دیکھو پاکستان میں لڑائی ہوگئی، وہ دیکھو چین میں یہ ہو رہا ہے مگر انڈیا میں کتنی بیروزگاری ہے اس کے بارے میں نہیں بولیں گے۔' فواد چوہدری کے پوسٹ کے فوراً بعد بی جے پی کے آئی ٹی سیل کے سربراہ امیت مالویہ نے اس پر ردعمل دیتے ہوئے لکھا کہ 'چوہدری فواد حسین، جنھوں نے عمران خان کی کابینہ میں وزیر اطلاعات ونشریات کے طور پر کام کیا، راہل گاندھی کو پروموٹ کر رہے ہیں، کیا کانگریس پاکستان میں الیکشن لڑنے کا منصوبہ بنا رہی ہے؟' وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی فواد چوہدری کی پوسٹ کا حوالہ دیتے ہوئے اپنی تقریر میں واضح طور پر پاکستان کا ذکر کیا اور کانگریس کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا 'مائیکروسکوپ سے بھی کانگریس کو ڈھونڈنا مشکل ہو رہا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ یہاں کانگریس مر رہی ہے اور وہاں پاکستان رو رہا ہے۔' انھوں نے کہا کہ 'آپ کو پتا چلا ہوگا کہ کانگریس کے لیے اب پاکستانی لیڈر دعا کر رہے ہیں۔ کانگریس کے وزیر اعظم کے لیے پاکستان بے چین ہے۔' انھوں نے مزید کہا کہ 'کانگریس پاکستان کی مرید ہے۔ پاکستان اور کانگریس کی یہ پارٹنر شپ اب پوری طرح بے نقاب ہوگئی۔' مودی نے کہا 'ملک کے دشمن کو ویسی سرکار چاہیے جو 2014 سے پہلے تھی۔۔۔ مودی کی مضبوط سرکار نہ ہی جھکتی ہے اور نہ ہی رکتی ہے۔' صحافی اور سیاسی تجزیہ کار آدتیہ مینن نے اس بارے میں بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اکثر پاکستان کو انڈین مسلمانوں کے لیے ایک پراکسی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور ایسا بی جے پی کے ووٹروں کی توجہ مبذول کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں 'میرے خیال میں یہ اپنے 'کور' ووٹرز کو متحرک کرنے کے لیے ایسا کر رہے ہیں چونکہ ہو سکتا ہے ان کی 400 سے زائد نشستیں جیتنے کے بیان سے ان کا ووٹر تھوڑا ڈھیلا پڑ گیا۔

واضح رہے کہ انڈیا کے پارلیمانی انتخابات کے سات مرحلوں میں سے دو مرحلے ہو چکے ہیں، لیکن ووٹرز ٹرن آوٹ شرح گذشتہ انتخابات سے کم رہا، جس کی وجہ سے کچھ مبصرین کا قیاس ہے کہ آیا ووٹروں میں بی جے پی کو لے کر، جو کہ تیسری بار اقتدار میں واپسی کے لیے کوشاں ہے، شاید کم تجسس پایا جاتا ہے۔ آدتیہ مینن نے کہا کہ 'یہ دیکھا گیا ہے کہ بی جے پی کے ووٹر نہ صرف ووٹ دیتے ہیں بلکہ وہ پارٹی کے ایجنڈے کو بھی آگے بڑھاتے ہیں اور پارٹی کی سوچ شاید یہ ہے کہ ان کے ووٹر اس الیکشن میں ایسا نہیں کر رہے ہیں۔' وہ تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بی جے پی ان سے کہہ رہی ہے کہ 'آپ کو پوری محنت لگانی ہے، پوری تعداد میں ووٹ دینا ہے اور اگر نہیں آئیں گے تو دیکھیے آپ کے ساتھ ایسا ہو جائے گا، اس قسم کے لوگ آ جائیں گے، پاکستان حاوی ہو جائے گا۔' پی ٹی آئی نیوز ایجنسی سے بات کرتے ہوئے کانگریس لیڈر سچن پائلٹ نے پارلیمنٹ میں 572 میں سے 400 سیٹیں حاصل کرنے کے بی جے پی کے اعلان شدہ ہدف کا ذکر کیا اور کہا کہ 'بی جے پی گذشتہ 8-10 دن سے '400 پار کرنے' کے بارے میں بات نہیں کر رہی

## معاشی ترقی کا فتنہ: استھلاکیت، عدم مساوات اور روحانی ابتری

**سید واصف اقبال گیلانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔**

عالم اسلام میں، معاشیات کو ہمیشہ سے ہی ایک اخلاقی اور روحانی پہلو سے دیکھا گیا ہے۔ اسلام نہ صرف دولت کی کمائی اور تقسیم کے طریقوں کی ہدایات دیتا ہے، بلکہ اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ انسان اپنی معاشی سرگرمیوں میں انصاف، ہمدردی، اور قناعت کا مظاہرہ کرے۔ موجودہ دور میں، معاشی نظام تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے اور اس میں کئی نئے رجحانات سامنے آ رہے ہیں۔ ان میں سے دو اہم رجحانات ہیں خریداری کی طاقت (Purchasing Power) پر زور اور دو آمدنی والے خاندانوں کا بڑھتا ہوا رجحان۔ یہ مقالہ ان دو رجحانات کے اقتصادی اور سماجی نتائج کا ایک تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے، یہ جانچنے کے لیے کہ آیا وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں یا نہیں۔ محققین اور علماء اس پر کافی زور دیتے ہیں کہ معاشیات کا بڑا حجم پیمانے کی معیشت (Economies of scale) اور خریداری کی طاقت (Purchasing Power) پر زور سماجی انتشار اور روحانی سکون میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ ماضی میں، جب اکثر گھروں میں آمدنی کا ایک ہی ذریعہ ہوتا تھا، اس وقت لوگوں میں زیادہ اطمینان پایا جاتا تھا۔ آمدنی میں اضافے اور بڑھتی ہوئی مانگ کے ساتھ چلنے کے لیے آج کل خاندانوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ اس دوڑ میں، قناعت اور شکر کا فقدان ہو گیا، جو اسلامی تعلیمات کی اساس ہیں۔ یہ مادیت پرستی خاندانی نظام کو بھی متاثر کرتی ہے، کیونکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایک خاص معیار زندگی برقرار رکھنے کے لیے خواتین کو ملازمت کرنا ضروری ہے۔ اس سے روایتی خاندانی نظام پر دباؤ پڑتا ہے اور گھر کی بنیادیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اس مقالے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم ترقی کی راہ پر چلنا چھوڑ دیں، بلکہ یہ ہے کہ ہم اس ترقی کو ایک نئے زاویے سے دیکھیں۔ ہمیں ایسی ترقی کی ضرورت ہے جو مسلمانوں کے لیے فائدہ مند ہو اور معاشرے میں امن وخوشحالی لائے۔ ڈنک خاندانوں (Double Income=DINK, No Kids) کا رجحان اس معاشی دباؤ کی ایک علامت کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ شادی کے بعد بچے پیدا نہ کرنے کا یہ رجحان، خواہ کسی بھی وجہ سے ہو، معاشرے کے لیے نقصان دہ ہے۔ بچے نہ صرف والدین کی زندگی میں خوشی اور برکت کا باعث بنتے ہیں، بلکہ وہ مستقبل کی نسل بھی ہیں جو معاشرے کو چلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، کمپنیاں مصنوعی طلب پیدا کر کے اور مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کر کے صارفین کے رجحانات کا غلط فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اس مارکیٹنگ کی یلغار میں، افراد کو خود بھی "کاروبار" کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جن پر مسلسل زیادہ خرچ کرنے کا دباؤ ڈالا جاتا ہے، چاہے ان کی ضروریات پوری ہوں یا نہیں۔ مضمون اس بات پر بھی روشنی ڈالتا ہے کہ کیسے سود پر مبنی معاشی نظام معاشی عدم مساوات کو جنم دیتا ہے اور فتنے کو بڑھاتا ہے۔ قرآن مجید سورہ البقرہ میں سود کی صراحت مفسد (فساد کرنے والا) قرار دیتا ہے، کیونکہ یہ دولت کی منصفانہ تقسیم میں رکاوٹ ہے۔ سود خور نظام امیر کو امیر تر اور غریب کو غریب تر بناتا ہے، جس سے معاشرے میں تلخی اور بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اسلامی معاشی نظام، جو سود سے پاک ہے اور انصاف پر مبنی ہے، اس کے برعکس کام کرتا ہے۔ زکوٰۃ اور صدقہ جیسے اسلامی مالیاتی اصول دولت کی گردش کو یقینی بناتے ہیں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔ یہاں کلیدی لفظ تعاون" ہے، نہ کہ "مصنوعی طلب" پیدا کرنا۔ سورہ الزخرف کی آیات (33-34) اس بات کی وضاحت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اس دنیا میں اس لیے بھیجا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی خدمت کریں اور اس زمین کی آبادکاری کریں۔ لیکن، موجودہ معاشی نظام میں خدمت کا جذبہ کم ہوتا جا رہا ہے اور اس کی جگہ مقابلہ اور حرص لے رہی ہے۔ اگر ایک خاص طبقے کے لوگ اپنی خدمات فراہم کرنا بند کر دیں تو معاشرہ کیسے چلے گا؟ مثال کے طور پر، ڈاکٹرز، اساتذہ، اور کسان سبھی معاشرے کے اہم ستون ہیں۔ لیکن، اگر سب ڈاکٹر صرف سرجن بننے کی جستجو کریں تو پھر عام معالجین کون ہوں گے؟ یہی صورتحال دوسرے شعبوں میں بھی ہے۔ اس لیے، اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کو الگ الگ صلاحیتیں اور ذوق عطا کیے ہیں تاکہ معاشرہ متوازن رہے۔ اس تنوع میں ہی خوبصورتی ہے اور یہی فطرت کا نظام ہے۔ اب ہم سورہ الشوریٰ کا حوالہ دیتے ہیں، جو اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ایک جیسا نہیں بنایا ہے۔ اگر سب لوگ ایک جیسے ہوتے اور سب ہی ایک ہی کام سرانجام دیتے تو معاشرہ میں انتشار پھیل جاتا۔ ہر فرد کی اپنی صلاحیت ہے، اپنی پسند ہے، اور وہ اس شعبے میں زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتا ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے۔ اس سورہ کی آیات (19-20) واضح طور پر بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہی فیصلہ کیا ہے کہ کون پیدا ہوگا اور کون مرے گا۔ اسی طرح، وہ یہ بھی فیصلہ کرتا ہے کہ کون کس شعبے میں کام کرے گا۔ یہ تقدیر کا نظام ہے، جس پر انسان کو اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان محنت اور کوشش نہ کرے۔ ہر فرد کو اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہیے اور معاشرے کی بہتری کے لیے کام کرنا چاہیے۔ لیکن، یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنی حدود کو پہچانے اور اللہ کی مشیت کے سامنے سر تسلیم خم کرے۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے ہم فطرت کی طرف رخ کرتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں سورۃ النحل کی آیات (68-69) میں بیان کیا گیا ہے، شہد کی مکھیوں کی مثال پر غور کریں۔ ان کی کالونی میں ایک خاص نظام ہے، جہاں ہر مکھی کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ملکہ مکھی، جو مادہ ہوتی ہے، کالونی کی سربراہ ہے اور انڈے دیتی ہے۔ اور دوسری مکھیاں، جو کارکن مکھیاں کہلاتی ہیں، وہ مختلف کاموں کو انجام دیتی ہیں جیسے شہد جمع کرنا، لاروا کی پرورش کرنا، اور چھتے کی صفائی کرنا۔ اسی طرح، حضرت سلیمان علیہ السلام کی کہانی بھی یاد کریں، جیسا کہ سورۃ النمل میں بیان کیا گیا ہے، جب انہوں نے چیونٹیوں کی فوج کو دیکھا۔ چیونٹیوں کی اس فوج میں بھی ایک خاص سلسلہ تھا، جہاں ہر چیونٹی اپنا کام کر رہی تھی۔ یہ فطری مثالیں ہمیں بتاتی ہیں کہ کردار کی تقسیم فطری ہے اور معاشرے کی مضبوطی کے لیے ضروری ہے۔ مرد اور عورت دونوں ہی معاشرے کے اہم ستون ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو الگ الگ صلاحیتیں اور ذمہ داریاں عطا کی ہیں۔ اسلام میں، عورت کو گھر کی ملکہ سمجھا جاتا ہے اور اسے وہ ذمہ داریاں سونپی جاتی ہیں جو خاندان کی مضبوط بنیادوں کے لیے ضروری ہیں۔ بچوں کی پرورش اور ان کی تربیت ایک بہت ہی اہم کام ہے، جس کے لیے عورت فطری طور پر زیادہ موزوں ہے۔ اس کے علاوہ، گھر کا ماحول اور خاندانی رشتوں کو مضبوط بنانے میں عورت کا کردار کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت معاشرے میں کوئی کردار ادا نہیں کر سکتی۔ اسلام خواتین کو تعلیم حاصل کرنے اور باصلاحیت بننے کی ترغیب دیتا ہے۔ وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق معاشرے میں مثبت کردار ادا کر سکتی ہیں، چاہے وہ ملازمت کر کے ہو یا سماجی خدمات سرانجام دے کر۔ تاہم، یہ فیصلہ خاندان کے حالات اور عورت کی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لیا جانا چاہیے۔ موجودہ معاشی نظام میں جہاں دونوں فریقوں کا کام کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے، وہاں خاندان کی بنیادیں کمزور پڑ جاتی ہیں اور بچوں کی پرورش متاثر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، سستے قرض کی فراوانی نے بھی معاشی فتنے کو بڑھا دیا ہے۔ کریڈٹ کارڈز اور سود پر مبنی قرضوں کا بے تحاشہ استعمال لوگوں کو اسراف کی طرف لے جاتا ہے اور وہ اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنے لگتے ہیں۔ اس سے معاشی عدم استحکام پیدا ہوتا ہے اور لوگ دائمی قرض کی پکڑ میں جکڑے جاتے ہیں۔ اس تمام تر بحث کے بعد، ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ موجودہ معاشی نظام مادیت پرستی، حرص، اور عدم مساوات کو فروغ دیتا ہے، جس سے معاشرے میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، اسلامی اقتصادی نظام انصاف، تعاون، اور قناعت پر مبنی ہے۔ زکوٰۃ، صدقہ، اور سود سے پاک معاملات جیسے اصول دولت کی منصفانہ گردش کو یقینی بناتے ہیں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔ اسلامی اقتصادی نظام میں، ہر فرد اپنی صلاحیتوں کے مطابق کام کرتا ہے اور اللہ کی رضا کے لیے محنت کرتا ہے۔ اس نظام میں مصنوعی طلب اور اسراف کی بجائے سادگی اور کفایت شعاری کو فروغ دیا جاتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ معاشی ترقی ایک اہم مقصد ہے، لیکن اسے روحانی سکون اور اخلاقی اقدار پر قربان نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں ایسی معیشت کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے جو مادیت پرستی کے بجائے انصاف اور تعاون پر مبنی ہو۔ موجودہ معاشی نظام میں ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ فطری توازن کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ انسان کو لامحدود ترقی اور مسلسل ترقی کی دوڑ میں لگا دیا گیا ہے۔ اس بھاگ دوڑ میں، وہ فطرت کے ساتھ ہم آہنگی کھو بیٹھتا ہے اور اپنی ذاتی ضروریات اور صلاحیتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات ہمیں سکھاتی ہیں کہ انسان فطرت کا ایک اہم جزو ہے، اور اسے فطرت کے ساتھ ہم آہنگی سے رہنا چاہیے۔ ہمیں اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم لالچ اور حرص کی وجہ سے لامحدود دولت کمانے کی کوشش کریں۔ اس بات کو سمجھانے کے لیے، نبی اکرم ﷺ نے یہ دعاء سکھائی: "میں تجھ سے دولت اور غربت میں اعتدال کا سوال کرتا ہوں۔" (حصن المسلم) یعنی" کفایت شعاری ہی غنی ہونے کے لیے کافی ہے"۔ اس دعاء کا مطلب یہ ہے کہ ضروریات پوری کرنے کے لیے جتنا کم خرچ کیا جائے، وہی بہتر ہے۔ اسراف اور فضول خرچی سے بچنا چاہیے، کیونکہ یہ نہ صرف معاشی مشکلات کا باعث بنتا ہے، بلکہ روحانی سکون کو بھی چھین لیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں قناعت اور شکر کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ قناعت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر راضی رہنا اور ان کی قدر کرنا۔ جب انسان قناعت کی زندگی گزارتا ہے، تو وہ حرص اور لالچ سے پاک ہوتا ہے، اور اسے اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح، شکر کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر نعمت پر اس کا شکر ادا کرنا۔ شکر ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں مزید بڑھتی ہیں۔ موجودہ معاشی نظام میں، مارکیٹنگ کی یلغار اور مصنوعی ضروریات پیدا کر کے لوگوں کو قناعت اور شکر سے دور کر دیا گیا ہے۔ لوگوں کو ہمیشہ یہ باور کرایا جاتا ہے کہ ان کے پاس کچھ کمی ہے، اور وہ زیادہ سے زیادہ خرچ کریں تاکہ خوشی حاصل کر سکیں۔ لیکن، یہ ایک فریب ہے۔ سچی خوشی مادیت میں نہیں، بلکہ اللہ کی رضا اور قناعت میں ہے۔ اس معاشی فتنے سے نجات پانے کے لیے، ہمیں تعلیم اور شعور کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو اسلامی اقتصادی نظام کے بارے میں سیکھنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ موجودہ نظام کے نقصانات کو سمجھ سکیں۔ اس کے علاوہ، ہمیں اپنی ذاتی زندگیوں میں بھی تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ اسراف اور فضول خرچی سے بچنا چاہیے اور سادہ زندگی اختیار کرنی چاہیے۔ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کفایت شعاری سے کام لینا چاہیے۔ اس تبدیلی کو خاندان کی سطح پر بھی شروع کیا جا سکتا ہے۔ بچوں کو بچپن ہی سے قناعت اور شکر کی اہمیت سکھانے کی ضرورت ہے۔ انہیں یہ بتانا چاہیے کہ خوشی مادی چیزوں میں نہیں، بلکہ اللہ کی رضا اور اپنے پیاروں کے ساتھ وقت گزارنے میں ہے۔ یہ تبدیلی آسان نہیں ہوگی، لیکن یہ ضروری ہے۔ ہمیں اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ حقیقی ترقی وہ ہے جو ہمیں دنیا اور آخرت میں فلاح بخشے۔ ہمیں ایسی معیشت کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے جو انصاف، تعاون، اور روحانی اقدار پر مبنی ہو۔ یہ وہی راستہ ہے جو ہمیں سکون اور استحکام کی طرف لے جا سکتا ہے۔ اس جامع تجزیے کے اختتام پر، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ معاصر اقتصادی نظام ایک فتنہ ہے جو انسانوں کو مادیت پرستی، حرص، اور عدم مساوات کی طرف لے جا رہا ہے۔ اس نظام کے نتیجے میں سماجی انتشار، اخلاقی زوال، اور روحانی بے سکونی پیدا ہو رہی ہے۔ اس فتنے سے نجات پانے کے لیے، ہمیں اسلامی تعلیمات کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے، جو ہمیں قناعت، شکر، اور فطرت کے ساتھ ہم آہنگی کی اہمیت سکھاتی ہیں۔ ہمیں اپنی ذاتی زندگیوں میں تبدیلی لا کر اور اسلامی اقتصادی نظام کو اپنا کر ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینے کی کوشش کرنی چاہیے جو انصاف، تعاون، اور روحانی اقدار پر مبنی ہو۔ یہ تبدیلی راتوں رات نہیں آئے گی۔ اس میں وقت اور مسلسل کوششوں کی ضرورت ہے۔ لیکن، اگر ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور اس کی راہ پر چلیں تو ضرور کامیاب ہوں گے۔ یہ مضمون ان تمام مسلمانوں کے لیے ایک بے ہوشی سے جاگنے کی گھنٹی (wake-up call) ہے جو موجودہ معاشی نظام کے منفی اثرات سے پریشان ہیں۔ یہ تبدیلی انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر ہونی چاہیے۔ ہم سب مل کر اس فتنے کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو۔

## حج کیا ھے؟

**مفتی محمد اجمل شیرامپوری بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ برکات العلوم برکات نگر شیرامپور دربھنگہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔**

قارئین کرام بیشک اللہ کا سب سے پہلا گھر جو مقرر ہوا لوگوں کے واسطے یہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا، اور جہان کے لوگوں کے لئے ہدایت، اس میں کھلی نشانیاں ہیں جیسے مقام ابراہیم اور جو اس کے اندر آیا اس کو امن ملا، اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا جو شخص اس کیطرف راہ چلنے کی قدرت رکھتا ہو اور جو نہ مانے تو پھر اللہ پرواہ نہیں رکھتا جہاں کے لوگوں کی، دنیا میں سب سے پہلا متبرک گھر جو لوگوں کی توجہ الی اللہ کیلیے مقرر کیا گیا وہ یہی کعبہ شریف ہے جو اس مبارک شہر مکہ معظّمہ میں واقع ہے۔ حق تعالی نے شروع سے اس گھر کو ظاھری، باطنی حسی ومعنوی برکات سے معمور کیا اور سارے جہان کی ھدایت کا سرچشمہ ٹھہرایا ہے، روے زمین پر جس کسی مکان میں برکت وہدایت پای جاتی ہے اسے اسی بیت مقدس کا ایک عکس اور پرتو سمجھنا چاہیئے یہیں سے رسول ثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا گیا، مناسک حج ادا کرنے کے لئے سارے جہان کو اسی کیطرف دعوت دی گئی۔ عالمگیر مذہب اسلام کے پیروکاروں کو مشرق ومغرب میں اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہوا اس کے طواف کرنے والوں پر عجیب وغریب برکات وانوار کا اضافہ فرمایا (ان کی بارش برسای) انبیاء سابقین بھی حج ادا کرنے کے لئے نہایت شوق وذوق سے تلبیہ پکارتے ہوے اسی شمع کے پروانے بنے اور طرح طرح کی ظاہر وباہر نشانیاں قدرت نے بیت اللہ کی برکت سے اس زمین میں رکھ دیں اسی لیے ہر زمانہ میں مختلف مذاھب والے اس کی غیر معمولی تعظیم واحترام کرتے رہے اور ھمیشہ وہاں داخل ہونے والے کو مامون سمجھا گیا۔ اس کے پاس مقام ابراھیم کی موجودگی پتہ دے رہی ہے کہ یھاں ابراھیم علیہ السلام کے قدم آے ہیں اور اس کی تاریخ جو تمام عرب کے نزدیک بلا نکیر مسلم ہے چلی آرہی ہے بتلاتی ہے کہ یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراھیم علیہ السلام نے کعبہ تعمیر کیا تھا اور خدا کی قدرت سے اس پتھر میں ابراھیم علیہ السلام کے قدم کا نشان پڑ گیا تھا جو آج تک محفوظ چلا آتا ہے گویا تاریخی روایات کے اس مقدس پتھر کا وجود ایک ٹھوس دلیل اس کی ہے کہ یہ گھر طوفان نوح کی تباہی کے بعد حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاک ہاتھوں سے تعمیر ہوا جسکی مدد کیلیے حضرت اسماعیل علیہ السلام شریک کار رہے (حاشیہ ترجمہ شیخ الہند) حج سب سے افضل عمل ہے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا سب سے افضل عمل کونسا؟ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، اس کے بعد پوچھا پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ اس کے بعد پوچھا پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور۔ صحیح بخاری۔ مسلم۔ حج گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ حج ان (گناہوں کو) مٹا دیتا ہے جو اس سے پہلے کے کیے ہوں۔ صحیح بخاری۔ حج مبرور کا بدلہ جنت سے کم ہے ہی نہیں۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ ان گناہوں کا کفارہ (مٹانے والے) ہے جو دو عمرے کے درمیان ہوے۔ اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ صحیح بخاری۔ مسلم۔ حج وعمرہ کرنے والے اللہ کے وفد (مہمان) ہیں اگر یہ اللہ سے دعاء کرتے ہیں تو وہ انکی دعاء قبول کرتا ہے اور یہ لوگ مغفرت طلب کرتے ہیں تو وہ بخش دیتا ہے۔ ابن ماجہ۔ حج فرض ہوا اور نہ کرے تو بے دینوں کی موت مرے۔ حضرت عبدالرحمن بن صابط رضی اللہ عنہ کا بیان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کیے بغیر مر گیا حالانکہ اس کے راستہ میں نہ کوی مرض نہ کوی ظالم حکمراں نہ کوی واضح ضرورت حایل ہوی ہو تو وہ چاہے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر جس طرح چاہیے مر جاے۔ سعید بن منصور از فقہ السنہ۔ بیت اللہ کی عظمت وتقدس اور وہاں کی حاضری اس کے دیدار طواف کی قدر وقیمت تشریح کی روشنی میں اچھی طرح سمجھی جا سکتی ہے ساتھ ہی یہ بھی کہ استطاعت کے باوجود وہاں حاضری نہ دینے پر تباہی اور ہلاکت ومحرومی کی تصور کے پیش کرتا ہے۔ اور بے توجہی برتنے والے انسانوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے اس لیے استطاعت والے اس در کی حاضری اور اس گھر کی زیارت سے ہرگز پیچھے نہ ہٹیں اور بڑی قربانیاں دے کر بھی یہ سعادت حاصل ہو جائے تو خوش نصیبی سمجھتے ہوے حاصل کر لیں۔

## جہیز اور وراثت

**حفظ الرحمٰن ابنِ مولانا عبدالقوی ۹۹۹۰۴۵۷۱۰۴۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔**

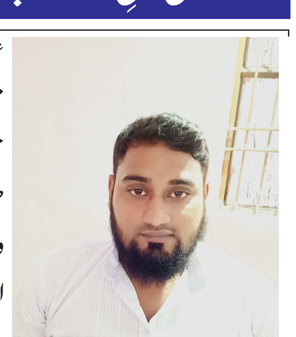

عموماً واعظان کرام جہیز اور تلک کی برائی پر تو گفتگو کرتے ہیں، لیکن عورت کے وراثتی حق پر گفتگو نہیں کرتے۔ حالانکہ ایک طرف اسلام میں جہیز اور تلک حرام ہے تو وہیں دوسری طرف عورت کی وراثت کا حق اللہ نے قرآن کے ذریعے طے فرمایا ہے۔ چنانچہ شرعی تقاضے کو سماجی سطح پر رائج کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں امور پر گفتگو کی جائے یعنی جہیز اور تلک کی برائی بھی بیان کی جائے اور عورت کے وراثتی حق کی ادائیگی کے لئے ماحول سازی کی بھی کوشش کی جائے۔ تلک اور جہیز کی برائی بیان کرنا، لیکن عورتوں کی وراثت پر سرے سے گفتگو نہیں کرنا عورت کے حق میں صحیح ہے اور نہ یہ اچھے سماج کی تعمیر کے لئے ہی مناسب ہے۔ چنانچہ سماج کا حال یہ ہے کہ حق کا مطالبہ کرنے والی عورت اور اس کا شوہر دونوں کو ہر شخص برا سمجھتا ہے۔ اس کے برعکس تلک لینے والا کسی طرح کی کوئی ملامت کا سامنا نہیں کرتا ہے۔ اس سے زیادہ صورت حال یہ خراب ہے کہ جو لڑکا لین دین سے خالی شادی کرتا ہے، ان میں سے بہت سے کو بعد میں سسرال میں اپنی ناقدری دیکھنی پڑتی ہے۔ ایک لڑکا نے ناجائز مال لئے بغیر سادگی سے شادی کی، اسی سال اس کی سالی کی شادی دھوم دھام سے ہوئی۔ اس داماد کے سسرال میں نخرے تھے، لیکن اس بے چارے کے لئے کوئی خاص اہتمام نہیں تھا۔ حالانکہ سادگی سے شادی کرنے والا شخص شکل عقل، تعلیم اور پیسہ ہر اعتبار سے فائق ہے۔ یہاں تک کہ اپنے شوہر کی ناقدری دیکھ کر خود لڑکی پریشان ہوگئی اور میکے میں مطالبہ کر دی کہ جتنے پیسے اس کی شادی میں خرچ ہوئے اتنے مجھے دیئے جائیں۔ اور ماں باپ کے سامنے جتانا شروع کیا کہ آخر ان کے شوہر کس اعتبار سے کم ہیں کہ ان کی قدر نہیں کی جاتی ہے۔ بعد میں پھر شوہر صاحب کو معلوم ہوا تو بیوی کو ڈانٹا اور کہا کہ میں نے سادگی سے شادی اللہ کو راضی کرنے کے لئے کیا ہے، تمہارے والد اور بھائی سے عزت اور قدر کرانے کے لئے نہیں۔ یہی حال ایک اور شخص کا ہوا۔ شادی کے تقریباً چار سال بعد ایک پریشانی آئی، سسرال والوں سے چالیس ہزار بطور قرض طلب کیا۔ لیکن وہاں سالا کی بیوی نے اسے ایک مسئلہ بنا دیا۔ کہنے لگی کہ شادی میں کچھ نہیں لیا، لیکن اب کھینچنا شروع کر رہا ہے۔ اس کی بیوی نے اس صورتِ حال سے آگاہ کیا تو پھر اس نے قرض لینے سے انکار کر دیا۔ چالیس ہزار کا بروقت انتظام نہ ہونے کی وجہ سے اس بے چارے کے کیریئر کو بہت بڑا نقصان پہونچا۔ لیکن سسرالیوں میں سے کسی کو اس کا کوئی افسوس نہیں۔ حالانکہ مذکورہ شخص اپنی شادی میں اس قدر سنت کا اہتمام کیا تھا کہ اپنا فرنیچر بھی خود بنوایا تھا۔ آخری حد تک اہتمام کیا تھا کہ لڑکی والوں کا کچھ خرچ نہ ہو۔ لیکن ایسے واقعات کی وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ شادی میں جہیز اور تلک کو قابلِ قبول بنا دیا جائے۔ خواہ لڑکی والوں کا رویہ جس قدر خراب ہو اور ان کی رائے سادگی سے شادی کرنے والوں کے بارے میں منفی ہی کیوں نہ ہو، جہیز اور تلک مال حرام ہی رہے گا۔ لڑکیوں کی محرومی یا لڑکا کی ناقدری کو حیلہ بنا کر اسے گوارہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ایسی چھوٹی باتوں کو مسئلہ بنا کر سنت رسول کو حرام خوری کا ذریعہ بنانا بے غیرتی اور ایمان کے منافی ہے۔ ہاں اس مرض کا صحیح علاج یہ ہے کہ عورتوں کے وراثتی حق کو رائج کر دیا جائے۔ اس لئے مصلحین امت نے اس طرف کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن اس معاملے میں بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ عورتیں بڑی بے وقوف ہوتی ہیں۔ وہ ایک طرف جذبات میں آکر اپنے چار چار بیگھے بھائی کے پاس چھوڑ دینے کے لئے آمادہ ہوتی ہیں جبکہ دوسری طرف سسرال میں جہاں اس کے بجائے اس کے شوہر کا حق ہوتا ہے، اور اصولاً اسے بولنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوتا، ایک ایک بالشت کو مسئلہ بنا کر سکون کو درہم برہم کرنے کے لئے آمادہ ہوتی ہیں۔ اگر ان کا شوہر کہے کہ میں بھی اپنے بھائی کے ساتھ ویسا ہی ایثار کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ تم نے اپنے بھائی کے لئے کیا ہے تو وہ ہرگز گوارہ نہیں کرے گی۔ عورت کے اس غیر متوازن رویہ کی وجہ شاید سماج کا یہ رویہ ہے کہ اپنے حق کا مطالبہ کرنے والی بہنیں ظالمہ سمجھی جاتی ہیں بجائے اس کے کہ بہنوں کو اس کے حق سے محروم کرنے والا بھائی ظالم سمجھا جائے۔ ضرورت ہے کہ صحیح خطوط پر کام کیا جائے تاکہ شریعت کی ترویج بھی ہو اور مقاصد شریعت بھی حاصل ہونے لگ جائے، اسی میں دنیا اور آخرت کی کامیابی پوشیدہ ہے اور اور بہتر سماج کو وجود میں آنے کا راز بھی۔

# ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے امام نہیں ملے گا

مفتی ندیم احمد، ممبئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلامی معاشرے میں مسجد اور امام کا کردار بہت اہم رہا ہے، اگر امام مسجدوں سے صحیح نہج پر دینی خدمات انجام دے تو ہر محلہ اور محلّے کا ہر فرد دین دار بن سکتا ہے، لیکن نہایت افسوس ہوتا ہے یہ دیکھ کر کہ نہ مسجد انتظامیہ کو اس کی فکر ہے، نہ ائمہ کو۔ انتظامیہ پنج وقتہ جماعت اور جمعہ کے ایک رسمی سے بیان پر خوش ہے اور ائمہ بہ طور پیشہ وقت گزار رہے ہیں، الا ما شاء اللہ۔ خطیر رقم سے بنائی گئی مسجد کی بڑی اور عالی شان عمارتیں چند منٹوں کے لیے آبادی ہوتی ہیں اور بس۔ مساجد اور صالح و باصلاحیت ائمہ مسلمانوں کی اہم دینی ضروریات میں سے ہیں، ان کی صلاحیتوں سے بھرپور فایدہ اٹھانے کے لیے ان کی ضروریاتِ زندگی کا پورا خیال رکھنا امت پر ضروری ہے۔ ان کی اقتصادی اور معاشی حالت کو بہتر کیے بغیر ان سے توقعات وابستہ کرنا دیوانے کے خواب سا ہے۔ اکثر مسجدوں کا حال یہ ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے ائمہ وموذن اور خدام کا حق الخدمت اتنا کم طے کیا جاتا ہے جتنا ٹرسٹی صاحب اپنی فیملی کے ساتھ کسی اچھے ہوٹل میں بیٹھ کر ایک دو وقت کا کھانا کھا جاتے ہیں۔ پھر ایک مرتبہ تنخواہ طے ہو جانے کے بعد سالہا سال اس میں اضافہ نہیں کیا جاتا۔ وقتاً فوقتاً مہنگائی کی شرح بڑھتی رہتی ہے اور یہ تنخواہیں وہیں کی وہیں رہتی ہیں۔ اس تنخواہ سے ان کی بنیادی ضرورتیں بہ مشکل پوری ہوتی ہیں، اگر کوئی غمی خوشی کا موقع پیش آجائے تو کوئی ان کا پُرسانِ حال نہیں ہوتا۔

مختصر یہ کہ مساجد کے ائمہ، مؤذن اور خدام کی تنخواہیں ان کی صلاحیتوں، ضرورتوں اور مہنگائی کی شرح کو سامنے رکھتے ہوئے طے ہونی چاہئیں اور وقتاً فوقتاً ان میں معقول اضافہ بھی کیا جانا چاہیے۔ ورنہ وہ دن دور نہیں کہ قیامت کی ایک نشانی اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشین گوئی آپ کے ذریعے سچ ثابت ہو جائے گی کہ 'لوگوں کو کوئی نماز پڑھانے والا نہیں ملے گا'۔

**ایک دوسرے کو امامت کے لیے دھکیلیں گے**

'ابوداوٗد' میں ہے: حضرت خرشہ بن حر فزاریؓ کی بہن حضرت سلامہ بنت حرؓ کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ مسجد والے آپس میں ایک دوسرے کو امامت کے لیے دھکیلیں گے، انھیں کوئی امام نہ ملے گا جو ان کو نماز پڑھائے۔ [ابوداود]

**افضل شخص کو آگے بڑھانا اس میں داخل نہیں**

یہ الفاظ دراصل آخری زمانے میں ظہورِ جہل وفسق سے کنایہ ہیں، مطلب یہ ہے کہ قربِ قیامت میں ایسے جاہلوں اور ایسے نااہل لوگوں کا غلبہ ہوگا کہ کوئی امامت کے لائق نہیں ہوگا، امامت سے ہر کوئی اپنے آپ کو بچانا چاہے گا، ایک دوسرے سے کہے گا کہ تم نماز پڑھاؤ میں اس کا اہل نہیں، دوسرا کہے گا کہ نہیں تم پڑھاؤ میں اس لایق نہیں۔ واضح رہے کہ کوئی شخص اگر کسی کو افضل و اولیٰ سمجھ کر امامت کے لیے آگے بڑھائے اور خود نماز پڑھانے سے گریز کرے، تو وہ اس میں داخل نہیں، کیوں کہ وہ تو دوسرے کو افضل جان کر اپنے کو امامت سے پیچھے ہٹا رہا ہے۔ [مظاہر حق جدید]

**کوئی نماز پڑھانے والا نہ ملے گا**

'ابنِ ماجہ' میں ہے: حضرت خرشہ کی بہن سلامہ بنت حرؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ دیر تک کھڑے رہیں گے، لیکن انھیں کوئی امام نہیں ملے گا جو نماز پڑھائے۔ [ابن ماجہ] غلبۂ جہل کے علاوہ مستقل ائمہ کی ناقدری بھی اس کا سبب ہو سکتی ہے، اس سے ڈرنا چاہیے۔

**کام زیادہ لینا اور اجرت کم دینا**

اکثر مساجد میں ائمہ، مؤذن اور خدام سے کام زیادہ لیا جاتا ہے اور اجرت بہت کم دی جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل دے دو۔ [ابن ماجہ] حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (یعنی یہ حدیثِ قدسی ہے): تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن میں لڑوں گا: (۱) ایک وہ شخص جس نے میرا واسطہ دے کر عہد کیا، پھر بے وفائی کی (۲) دوسرے وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی (۳) تیسرے وہ شخص جس نے کسی مزدور کو کام پر رکھا، اس سے کام پورا لیا اور مزدوری نہ دی۔ [بخاری]

سابق مفتیِ اعظم گجرات، حضرت مفتی سید عبدالرحیم لاجپوریؒ تحریر فرماتے ہیں: مزدوری پوری نہ دینے کا مطلب صرف اتنا ہی نہیں کہ اس کی مزدوری مار لے اور پوری نہ دے، بلکہ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ جتنی اجرت اس کام کی ملنی چاہیے اتنی نہ دے اور اس کی مجبوری سے فایدہ اٹھائے کہ کم سے کم اجرت پر کام لے لے۔ فقہائے کرام رحمہم اللہ نے تصریح کی ہے: ویعطی بقدر الحاجۃ والفقہ والفضل ان قصر کان اللہ علیہ حسیباً یعنی متولی اور مدرسے کے مہتمم کو لازم ہے کہ خادمانِ مساجد و مدارس کو ان کی حاجت کے مطابق اور ان کی علمی قابلیت اور تقویٰ وصلاح کو ملحوظ رکھتے ہوئے وظیفہ ومشاہرہ (تنخواہ) دیتے رہیں، باوجود گنجائش کے کم دینا، بری بات ہے، اور متولی ومہتمم خدا کے یہاں جواب دہ ہوں گے۔ [فتاویٰ رحیمیہ]

**تنخواہ لینے والے کو امامت کا ثواب ملے گا؟**

بعض لوگوں کو یہ اشکال ہوتا ہے کہ امام نے جب امامت کی تنخواہ لے لی تو اسے ثواب کیوں کر ملے گا؟ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: امامت کی تنخواہ لینا جائز ہے، اگر یہ نیت ہے کہ اگر مجھ کو اس سے زیادہ کہیں روپیہ ملا تو میں اس کو چھوڑ کر اس کو اختیار کرلوں گا، تب تو ثواب نہ ملے گا، اور اس کو اجرتِ محضہ کہا جائے گا، اور اگر یہ نیت رہے کہ زیادہ کے لیے بھی اس کو نہ چھوڑوں گا، تو ثواب ضائع نہ ہوگا، اور اس کو اجرت نہ کہا جائے گا، بلکہ نفقۂ حبس وکفایت، مثلِ رزق قاضی کہا جائے گا۔ [امدادالفتاوی]

**تنخواہ لینے والا امام بہتر ہے یا نہ لینے والا**

البتہ اگر کوئی للہ امامت کرے اور اہل بھی ہو تو سونے پہ سہاگا۔ مفتیِ اعظم گجرات، سیدی حضرت مفتی احمد خانپوری دامت برکاتہم تحریر فرماتے ہیں: امام اعلم، اقرء اور اورع ہونا چاہیے یعنی شرعی مسائل کا علم زیادہ رکھتا ہو اور قرآن شریف صحیح پڑھتا ہو اور متبعِ شریعت و پابندِ سنت ہو، اب اگر دو آدمی مذکورہ اوصاف میں برابر ہیں اور ان میں سے ایک تنخواہ لیتا ہے جب کہ دوسرا نہیں لیتا تو اس صورت میں جو تنخواہ نہ لیتا ہو تو اس کو امام بنانا بہتر ہے۔ باقی اگر کسی امام میں امامت کے لیے مطلوبہ اوصاف مفقود ہیں یا کمی ہے، تو محض اس بنا پر کہ وہ تنخواہ نہیں لیتا، اس کو بہتر نہیں کہہ سکتے۔ [محمودالفتاویٰ مبوب]

[مضمون نگار الفلاح انٹرنیشنل فاؤنڈیشن کے صدر ومفتی ہیں]

# شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

بقلم: قاری محمد عالم فرقانی چیئرمین فرقانی چیریٹیبل ٹرسٹ مقیم جدہ سعودی عرب۔۔۔۔۔۔۔

آج جلسہ ارباب مکتب کی ڈگڈگی بجا کر چند نام ونہاد پیشہ ور گوئے و چرب زبانی سے کام لینے والے مداریوں کا سرکس میں تماشا دکھا کر پیسہ اینٹھنے کا اڈہ بن چکا ہے۔ قرآن و حدیث کا سہارا لے کر فرزندان توحید کے جذبات سے کھلواڑ کیا جارہا ہے۔ دینی اصلاحی ودعوتی اتحاد کانفرنس کا نام لے کر امت مسلمہ کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ ایسے نام ونہاد پیشہ ور مقرروں کو مدعو کیا جاتا ہے جو ایک رات میں رشوت کو نذرانہ کہہ کر 20000 ہزار سے لے کر 50000 ہزار نقد، فرسٹ A/C کا ٹکٹ اور کھانے میں بکرا کی فرمائش کرتے ہیں۔ مکتب جو گاؤں کے چودھری، ڈاکٹر صاحب یا کسی سرکاری عہدے پر فائز یا پھر سیٹھ صاحب کی ذمّہ داری میں ہوتا ہے ان میں سے اکثر لوگوں کو تو دین کا علم بھی نہیں ہوتا بس روپیہ کی فراوانی ہونے کی وجہ سے ان کو مسند نظامت پر متمکن کر دیا جاتا ہے۔ موجودہ وقت میں جلسہ کا مشن مفقود ومردود ہو چکا ہے۔ بے حیائی کو گلے لگالیا ہے۔ دیندار گھرانے کی چند عورتیں ولڑکیاں بھی جلسہ سننے کے نام پر اترنگی وفرنگی ڈریس پہن کر مانو حسن کی نمائش کرنے جارہی ہوں۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ جلسہ سے قوم کے نونہالوں کو دماغی الجھنوں میں پھنسا کر ان کو سینٹیمنٹ کیا جاتا ہے تو شاید بیجا نہ ہوگا۔ جلسہ کے نام پر رنگرلیاں منائی جاتی ہیں۔ اٹھکیلیاں اور گلچھرے اڑائے جاتے ہیں۔ بعض احباب سے پتہ چلا ہے کہ جس جلسہ سے ایک رہنے اور نیک بننے کی تقریریں کی جاتی ہوں۔ جو اپنے لیے پسند کرو وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرو کی راگ الاپی جاتی ہو آج اسی پروگرام میں دو طرح کے کھانے پکوائے جاتے ہیں۔ پہلا عوام کا کھانا جو بوائلر مرغے پر مشتمل ہوتا ہے اور دوسرا بکرا جو نام ونہاد شاعروں یا مسحور کن خطیبوں کے لیے مختص ہوتا ہے۔ جلسہ شیطانی غول کا آماجگاہ بن چکا ہے جہاں سے اکابر پرستی یا بہتان تراشی کی کھلے طور پر دعوت دی جاتی ہے۔ چندہ اکٹھا کرنے کے نام پر قوم کے صدقات وزکوۃ کے پیسے سے رنگین اشتہار چھپوا کر گاڑیوں پر لاؤڈ اسپیکر باندھ کر بھیک منگوانے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ نونہالوں کو تعلیم یافتہ نہیں بلکہ بھکاری بنایا جاتا ہے۔ گاؤں گاؤں میں مکتب کھول کر دھن اگائی کی جاتی ہے۔ حال یہ ہے کی مکتب کے ذمّہ داروں کے بچوں کی پروفیشنل ڈگری حاصل کرنے کے لئے اسمارٹ ایجوکیشن کے نام پر دھڑلے سے اپنی جاگیر سمجھ کر قوم کے روپیوں کو اڑایا جاتا ہے جبکہ محلے/گاؤں میں مفلسی و قلاشی کی زندگی گزارنے والے پیار کے مارے بچے انہیں لوگوں کے ذریعہ احساس کمتری میں مبتلا کر دیے جاتے ہیں اور زندگی بھر سسکیاں لے کر اپنے آپ کو کوستے رہتے ہیں باوجود اس کے کہ ان کے اندر ٹائلنٹ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اگر قوم کی زکوۃ انہیں پیار کے بھوکوں پر اخلاص کے ساتھ صرف کیا جائے تو یہی ذریعہ نجات اور ہماری بخشش کا پروانہ بنیں گے۔ دنیا میں بھی انقلاب کی نمائندگی بحسن خوبي انجام دیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کو پرموٹ کیا جائے۔ اصل زکوۃ وصدقات کے یہی مستحق ہے۔ انہیں کو دینے سے رب راضی ہوتا ہے نہ کہ مکتب کے لٹیروں کو۔ ہر ایک دو گاؤں کے بیچ ایک نہ ایک مکتب مل ہی جاتا ہے جہاں خدمت انجام دینے والے نائب رسول کی تنخواہ بمشکل 5000 ہزار سے لے کر 10000 ہوتی ہے جس وگاؤں والے مل کر بغیر چندہ کے چلا سکتے ہیں اور تعمیری کام بھی بلا تعاون کر سکتے ہیں لیکن ارباب مکتب/سیٹھ صاحب ایسا نہیں ہونے دیں گے چونکہ ان کے منہ میں شیر کی طرح خون لگ چکا ہے جو مرنے کے بعد یا اس پوسٹ سے ہٹنے کے بعد ہی ممکن ہے ختم ہو۔ رہا سوال جھوٹی سستی شہرت یافتہ اداکار مقرروں کا تو ان کا بائیکاٹ کیا جائے۔ ان کے مکروفریب سے سب کو آگاہ کیا جائے۔ اور ایک رات کی جلسہ میں حاضری کی رشوت بطور نذرانہ سے عوام کو آگاہ کیا جائے جس سے عوام اپنی زکوۃ کی رقم کسی مشہور ادارہ جیسے دارالعلوم فیض محمدی، اشرف العلوم کرتھیا، ابن قیم کولھو وغیرہ میں دیں۔ حقیقت میں مذکورہ بالا ادارہ یا اس جیسے دوسرے ادارہ ہی صدقات وزکوۃ کے اہل ہیں۔ میرا مقصد علمائے حق کی عزت افزائی اور علمائے سوء کو ایکسپوز کرنا ہے۔ جس سے حق اور ناحق میں امتیاز ہوسکے۔ آج جو میں کہہ رہا ہوں شاید کچھ لوگوں کو پسند نہ آئے کوئی پرواہ نہیں، لوگ ناراض ہوں ہوجائے کوئی فرق پڑنے والا نہیں ہے۔ صرف میرا رب مجھ سے راضی ہوجائے بس میرے لیے یہی سب کچھ ہے اور میری زندگی کا مقصد بھی یہی ہے۔ میری قوم کے مخلص حضرات آپ لوگوں کو بار الہ کا واسطہ آج جتنی رقمیں جلسوں میں گویوں اور مداریوں پر خرچ کی جاتی ہی اگر میں بات کروں صرف ضلع مہراج گنج کی تو ایک سیزن کی خرچ کی ہوئی رقم سے کئی غریب بچیوں کے ہاتھ پیلے ہو جاتے۔ ایک اقلیت کا ہسپتال وجود میں آجاتا یا ایک بہترین دینیات کے ساتھ ساتھ ملت کی شہزادیوں کے لیے عصری علوم کا مرکز بن جاتا جس سے اسلام کی صنف نازک غیروں کے چنگل سے آزاد ہو جاتیں۔ اگر بات کی جائے مہراج گنج کی تو بہت سارے ایسے جید علماء موجود ہیں جو اشتہار میں موجود چند مداریوں سے لاکھ گنا بہتر ہیں۔ لیکن حال یہ ہے کہ پوسٹر میں جگہ دینا تو درکنار ان کا نام لینا تک جرم سمجھا جاتا ہے۔ ان کی نظروں کے سامنے نام ونہاد کو بکرا جبکہ ان بیچاروں کو بوائلر پیش کیا جاتا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھئے کہ جب بھی ان مکاتب پر کوئی آنچ آن پڑے گی تو یہیں قرب جوار کے علماء ہی کھڑے ہوں گے۔ اس لئے ان کو زینت اسٹیج بنانے کی کوشش کریں۔ میں مکتب کے خلاف نہیں ہوں بلکہ میں اصلاح چاہتا ہوں۔ آج مکتب کے چلانے والے خود اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے نام پر کانونٹ میں بھیج رہے ہیں۔ اور فخریہ انداز میں سینہ چوڑا کر کے کہتے ہیں کہ میں مکتب کا رکھوالا ہوں جو مکتب کی اہمیت نہیں سمجھ سکتا وہ کیا دیکھ ریکھ کر سکتا ہے۔ اس لیے علماء اور اداروں سے اپنا ناطہ مضبوط کیجئے، علماء حق کو محبت کی نظر سے دیکھئے۔ گویوں اور پیشہ ور مقرروں سے اپنا دامن بچائیے۔ تاریخ شاہد ہے کہ آر ایس ایس و دیگر تنظیموں نے نہ ہی کوئی جلسہ کیا اور نہ ہی کوئی بڑا سبھا بلکہ زمینی استر پر قابل وصلاحیت مند افراد تیار کئے جو آج پورے ملک پر حکومت کر رہے ہیں اور ہم نے کیا کیا۔ بڑے بڑے حضرات کی تقاریر سماعت کرنے وبلبل نعت خواں کی بے معنی بے ترتیب نعت سننے و چندہ اکٹھا کرنے کے لیے قوم کے پیسوں کو تو اپنی جاگیر سمجھ کر اڑایا ہی ایسے افراد تیار کئے جو حکومت کے سامنے اپنی بات رکھنے کی صلاحیت سے بھی کوسوں دور ہیں۔ زکوۃ کو صحیح جگہ خرچ کریں۔ یاد رکھئے اگر آپ نے آج سے ہی بیداری کا ثبوت پیش نہیں کیا تو اس ملک کو اسپین بننے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ جلسہ جلوس بند ہونے چاہیے اور علماء حق کو اب وقت آگیا ہے کہ جلسوں کی کھل کر مخالفت کریں۔ اور اس میں خود نہ جائیں اور پوری جرات مندی سے دوسروں کو بھی نہ جانے دیں۔ شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

# طلبہ کے لئے درخشاں لائحۂ عمل

محمد خضر ارشاد بجنوری۔ موبائل نمبر: 9761162018

تعلیم جتنی اہم اور ضروری ہے، تربیت اس سے کہیں زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ جتنا وقت طلبہ تعلیم کیلئے لگاتے ہیں اسکا ایک حصہ تربیت کے لیے بھی لگانا چاہیے، تاکہ زندگی گزارنے کا کچھ سلیقہ و تمیز آجائے۔ آج اکثر طلبہ اپنا وقت یوں ہی عیش ومستی میں برباد کردیتے ہیں اور احساس تک نہیں ہوتا، یاد رکھیے! دور طالب علمی میں اوقات کی حفاظت نہایت ضروری ہے، وقت کو فضول ضائع کردینے پر بعد میں جو حسرت و پچھتاوا ہوتا ہے، ندامت کے سوا اس کی تلافی کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ جو لمحہ اور گھڑی ہاتھ سے نکل گئی وہ دوبارہ ہاتھ میں نہیں آسکتی، لہٰذا عقلمندی کا کام یہ ہے کہ آغاز ہی میں انجام پر نظر رکھیں، تاکہ حسرت و پچھتاوے کی نوبت ہی نہ آئے۔ آج ہمیں اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ ہم کون ہیں؟ ہمارا مقصد کیا ہے؟ ہمیں کرنا کیا چاہیے؟ اور کر کیا رہے ہیں؟ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہم ان تمام پہلوؤں پر غور وفکر کریں اور اپنے آپکو سدھاریں، اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور خود کو تیار کر کے عملی میدان میں قدم رنجا ہوں، اور پھر قوم کے نونہالوں کی صحیح تربیت کریں؟ آج امت کو لائق وفائق رہنماء کی ضرورت ہے، جو قوم کے نونہالوں سمیت قوم کے دیگر لوگوں کی صحیح رہنمائی کر کے راہِ راست پر لانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ چند امور پیش خدمت ہیں اگر ان کو اپنا لیا تو ان شاءاللہ آپ لائق وفائق بن کر قوم کی صحیح رہنمائی کریں گے۔

(۱) تعلیمی سال کے آغاز میں سب سے پہلے اپنے ذہنوں کے دریچوں میں یہ پیوست کرلیں کہ دنیا کا کوئی بھی امر پیچیدہ نہیں ہوتا، بلکہ انسان کے سامنے ہر فعل ہیچ ہے، جس شعبہ سے بھی آپ منسلک ہونا چاہتے تو اسکو دشوار نہ جانیں، بلکہ آسان سمجھیں، یہ کرلیا تو سمجھیں کہ پچھتر فیصد وہ چیز آپکو حاصل ہوگئ، اب صرف کسی فکرمند رہنماء کی راہ نمائی میں رہ کر ثابت قدمی کے ساتھ آج کا کام کل پر ٹالے بغیر جاں فشانی میں لگ جائیں۔

(۲) احساسِ برتری: اپنی خوبیوں کو پیش نظر رکھ کر سامنے والے کو حقیر جاننا۔ اور احساس کمتری: کسی برتر شخص کو دیکھ کر اپنے کو حقیر تصور کرنا، طلبہ احساس کمتری کا شکار ہوتے ہوئے اپنے آپکو بالکل حقیر سمجھنے لگتے ہیں، دنیوی علوم حاصل کرنے والوں کو لائق وفائق سمجھنے لگتے ہیں، اور سوچتے ہیں کہ دینی علوم حاصل کر کے کیا ہوگا، لوگ ہمیں ذلت آمیز نگاہوں سے دیکھیں گے، معاشرہ کے لوگ ہمارا مذاق اڑائیں گے۔ یاد رکھیں! روئے زمین پر طلبۂ مدارس سے زیادہ معزز کوئی ہو ہی نہیں سکتا، اسلئے طلبہ ان دونوں چیزوں کو اپنے تخیلات میں بھی نہ لائیں؛ یہ دونوں چیزیں زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کردیتی ہیں، جس دن آپ ان دونوں چیزوں سے باہر آجائیں گے، تو یاد رکھیں! اس دن آپ کامیابی وکامرانی کی پہلی سیڑھی پر ہونگے، اور پھر جانفشانی کے ساتھ لگے رہے تو ایک روز اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائیں گے، ان شاءاللہ۔ احساس برتری ہو یا احساس کمتری دونوں ہی طلبہ کے لئے مضر ہیں نقصان دہ ہیں، کیونکہ احساس برتری تکبر میں اور احساس کمتری مایوسی اور حسد میں مبتلاء کردیتی ہے۔

(۳) اپنے ذہنوں سے یہ بھی نکال دیں کہ صرف اور صرف پڑھنا پڑھانا ہی ہمارا مشغلہ ہے؛ اسکے سوا بھی دنیا میں بہت سے امور ہیں جن کی ذمہ داری آپ کے شانوں پر آئیگی، اسلاف نے ہر میدان میں کارہائے نمایاں انجام دئے، اسلئے آپ بھی ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں، عوام کو صلاحیت مند رہنما کی ضرورت ہے؛ اور اگر آپ باصلاحیت ہوئے تو عوام کی درست رہنمائی کرسکیں گے ورنہ آپ خود بھی گمراہ ہونگے اور خدانخواستہ دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(۴) اپنے آپکو نفسیاتی اعتبار سے بھی حصول علم کے لیے تیار کرلیں اس کے لئے ذیل کی چاروں باتوں کو محکم و مستحکم طریقے سے ذہن میں پیوست کرلیں۔

(۱) قوت ارادی: کچھ بننے کا عزم کرلیں اگر آپ نے کچھ بننے کا عزم کرلیا تو کوئی چیز آپ کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی؛ لیکن اگر آپ کے عزم وارادے میں ہی کمی یا کوتاہی ہوئی، تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کو نہیں بنا سکتی۔ طالب علم کی کامیابی اور پرواز کرنے میں عزائم کی حیثیت وہی ہے، جو حیثیت پروں کی پرندوں کے لیے ہوا کرتی ہے۔ (۲) خود اعتمادی: یعنی اپنے اندر کچھ بننے کا احساس پیدا کرلیں کہ آپ کچھ بن سکتے ہیں اور زندگی میں کچھ کرسکتے ہیں، خود اعتمادی سے احساسِ کمتری، مرعوبیت، ذہنی خلش، خوف، مایوسی بالکل معدوم ہوجاتی ہے۔

(۳) جہدِ مسلسل: یعنی پیہم محنت وجستجو میں لگ جائیں، خواہ آپ کند ذہن ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی بلکہ ضرور کامیابی وکامرانی عطا کرتی ہے۔ (۴) بلند حوصلہ: یعنی حوصلہ بلند رکھیں اور تصور میں بھی یہ بات نہ لائیں کہ پڑھنے میں دل نہیں لگتا، کیونکہ یہ بات ناقابل علاج ہے۔

(۵) تعیینِ مقصد: مستقبل کے بارے میں طلبۂ مدارس کی فکروں کو دیکھ کر بڑا ہی دکھ ہوتا ہے، اگر ان سے سوال کرلیا جائے کہ آپکے پڑھنے کا مقصد کیا ہے؟ تو انکی زبان گنگ ہوجاتی ہے، اور کوئی جواب نہیں ملتا، جبکہ اگر یہی سوال اسکول کے چھوٹے چھوٹے بچوں سے کیا جائے تو وہ بلا جھجھک جواب دیتے ہیں، کہ: ہم مستقبل میں ڈاکٹر یا انجینئر بنیں گے۔ اس حیات مستعار میں اگر مقصد ہی متعین نہیں کر پائیں گے تو منزل کیسے پائیں گے اسلئے حفاظت دین، اور رضائے الٰہی کو مقصد بنا کر دلجمعی اور یکسوئی کے ساتھ ظاہری وباطنی طہارت اور گناہوں سے بچتے ہوئے جہد مسلسل کے ساتھ تعلیم حاصل کریں۔

(۶) اخیر میں ایک ایسی بات عرض کیے دیتا ہوں جو مستقبل میں لمحہ بہ لمحہ آپ کے کام آئیگی ہے: اگر آپکو تعلیمی اوقات کے علاوہ کچھ فارغ وقت مل جائے تو اس وقت کو خراب نہ کر کے کسی ہنر کے سیکھنے میں لگادیں خواہ وہ ہنر کپڑوں کی سلائی یا الیکٹرانک کا ہو یا پھر لیپ ٹاپ وغیرہ کا ہو، جب آپ تعلیمی میدان سے فارغ ہو کر نکلیں گے اور آپ کے پاس کوئی ہنر ہوگا تو اس وقت تعلیم کے ساتھ وہ ہنر بھی کام آئیگا، اور معاش کا ذریعہ بنے گا۔

یہی ہے وقت مستقبل کے بننے اور سنورنے کا
نہیں آئیں گے پھر یہ لوٹ کر اوقات اے ساتھی!

# آ دینی تعلیم وتربیت دوجہاں میں کامیابی کی ضمانت

مولانا محمد جمال الدین رشادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

3۔ مئی 2024ء نماز جمعہ سے قبل ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد جمال الدین صاحب صدیقی رشادی مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین گنگانگر بنگلور 32 نے خطبہ جمعہ میں مدارس دینیہ اور مکاتب قرآنیہ کی اہمیت و ضرورت کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے فرمایا اسلام علم ومعرفت کا دین ہے، جس نے روز اول ہی سے تعلیم و تعلم پڑھنے پڑھانے کے سلسلے میں جامع ہدایات اور بھرپور توجہ دی ہے، اسلام میں دینی تعلیم وتربیت کی بڑی اہمیت ہے، دینی تعلیم وتربیت کے بغیر ایک مسلمان صاحب ایمان کی زندگی ادھوری اور بے نور ہے، علم دین وہ نور ہے جس کی روشنی میں اللہ اور رسولؐ کی پہچان ہوتی ہے، علم دین سے ہی صاحب ایمان صاحب اعمال اور کردار بنتا ہے، پہلی وحی میں تعلیم کا ذکر ہے، پیغمبر اسلام سرکار دو عالمؐ کو اپنی امت کی دینی تعلیم وتربیت کی جس قدر فکر تھی اس کا اندازہ آپ بخوبی لگا سکتے ہیں اور اچھی طرح سمجھ بھی سکتے ہیں، ہجرت مدینہ منورہ کے بعد آپؐ نے مدینہ منورہ میں سب سے پہلے مسجد اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک تعلیم وتربیت کا مرکز مدرسہ بھی قائم فرمایا جسے صفہ کہا جاتا ہے، جس طرح ساری ہی مساجد کی نسبت کعبۃ اللہ سے ہے اسی طرح سارے ہی مدرسوں کی نسبت صفہ سے ہے، صفہ وہ دینی وتربیتی درسگاہ ہے جس کے استاذ ومربی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور شاگرد وطلبہ صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت ہے، حضرات صحابہ کرامؓ اسی دینی درسگاہ کے فیض یافتہ اور سند یافتہ ہیں، انھوں نے براہ راست علمی فیض اور استفادہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے اور علم کی شمع لیکر اقطاع عالم میں پھیل گئے، آج پوری دنیا کا گوشہ گوشہ علم کے نور سے روشن ہے، ہر دور میں اصحاب علم وفضل نے علم کی نشر و اشاعت اور طالبان علوم نبوت علوم دینیہ کے حصول میں ہمہ تن مصروف عمل ہیں اور روئے زمین کا ہر حصہ قال اللہ وقال الرسول کی پر کیف و پر بہار صداوں سے گونج رہا ہے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا اسلامی تاریخ کے ہر دور میں دینی مدارس اور قرآنی مکاتب کا نظام جاری رہا ہے، ہندوستان میں بھی ایک عرصہ دراز تک بڑے ہی مستحکم انداز میں دینی مدارس وعلمی مراکز کا نظام قائم رہا ہے، حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تحقیق کے مطابق انگریز جب ہندوستان پر قابض ہوا اور مسلمانوں کے اقتدار کا سورج غروب ہوگیا تو اس وقت صرف دہلی شہر میں ایک ہزار دینی مدارس تھے ظالم انگریزوں نے سارے ہی مدارس کو ختم کر ڈالا اور ان کا نام ونشان تک مٹا دیا، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے اکابرین علمائے امت مشائخین عظام قوم وملت کا درد رکھنے والے اصحاب خیر کو جنہوں نے پھر بعد کے زمانے میں دینی تعلیمی تربیتی درسگاہوں اور اسلامی یونیورسٹیوں دارالعلوم اور جامعہ کا جال پورے ملک میں پھیلا دیا ہے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا مدارس دینیہ اور مکاتب قرآنیہ بلاشبہ مضبوط ترین اسلامی قلعے ہیں، دینی تعلیم وتربیت کے مراکز ہیں، جہاں علماء کرام کی زیر قیادت و امارت مسلمانوں کے درپیش تمام ہی معاملات اور مسائل سے نمٹنے کا مثبت حل موجود ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا رشتہ مدارس دینیہ اور مکاتب قرآنیہ سے مظبوط قائم کرلیں، ہم مدارس دینیہ کی اہمیت وضرورت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ہر طرح کا اپنا تعاون مدارس اور مکاتب کے استحکام اور بقا کیلیے پیش کریں، مخدوم الملت امیر شریعت کرناٹک حضرت علامہ ابوالسعود احمد صاحب باقویؒ بانی دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور فرماتے ہیں مدارس دینیہ کی خدمات کا اعتراف کرنا بھی مدارس کا تعاون ہے، ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے اپنی اولاد کو دینی تعلیم وتربیت سے آراستہ کریں، علم دین ہی دونوں جہاں میں ہماری کامیابی کا ضامن ہے، اللہ تعالیٰ مدارس دینیہ اور مکاتب قرآنیہ کی حفاظت کا غیب سے انتظام فرمائے، ان کے قیام ودوام کو ملت اسلامیہ کیلیے سرچشمہ فیض بنائے،

## ٹریکٹر بے قابو ہوکر درخت سے ٹکرا گیا، ڈرائیور جاں بحق

بہارشریف (محمد آفتاب) نالندہ: گریاک تھانہ علاقہ کے پلھوا گاؤں کے نزدیک جمعہ کو ایک ٹریکٹر ڈرائیور کی موت ہوگئی، مرنے والے کی شناخت 24 سالہ جتیندر کمار کے طور پر ہوئی ہے، جو وارسالی گنج تھانہ علاقہ کے دریا پور گاؤں کا رہنے والا ہے۔ رشتہ داروں نے بتایا کہ جتیندر کمار ورسالی گنج سے ٹریکٹر پر سیمنٹ لاد کر گریک کی طرف آرہا تھا۔ اسی دوران ایک بڑی گاڑی نے اسے چکمہ دے دیا، جس کی وجہ سے اس کا ٹریکٹر بے قابو ہوکر درخت سے ٹکرا گیا، اس واقعے میں شدید زخمی جتیندر کمار کو فوری طور پر پاواپوری اسپتال لے

جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے زخمی قرار دیا۔ مردہ لایا۔ جتیندر کمار کی شادی 2018 میں ہوئی تھی اور اس کی ایک چھ ماہ کی بیٹی ہے، اس کی موت کی خبر سن کر اس کے گھر والے بے ساختہ رو رہے ہیں، تھانہ گیریاک نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے بعد لواحقین کے حوالے کر دیا ہے۔

## رحمانی 30 کے طلبا کی شاندار کامیابی قابل ستائش ولائق تحسین
## ولی رحمانیؒ کے خواب کو فہد رحمانی اور مولانا احمد ولی فیصل رحمانی نے شرمندہ تعبیر کیا: ڈاکٹر عقیل صدیقی

پٹنہ (پریس ریلیز) رحمانی 30 کی کارکردگی قابل ستائش اور لائق تحسین ہے۔ گذشتہ دنوں انجینئرنگ کے سخت ترین مقابلہ جاتی امتحان JEE مینس میں سابقہ سالوں کی طرح اس سال بھی رحمانی 30 کے طلبہ وطالبات نے شاندار اور نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ یقیناً یہ کارنامہ جہاں طلبا وطالبات کی سخت محنت اور جدوجہد کا نتیجہ ہے وہیں رحمانی تھرٹی کے ذمہ داران کے حسن انتظام کا ثمرہ ہے۔ یہ باتیں ڈاکٹر عقیل صدیقی نے گذشتہ دنوں جے ای ای مینس 2024 کا نتیجہ کی اشاعت کے بعد رحمانی 30 کے طلبا وطالبات کی نمایاں کامیابی پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہیں۔ جناب عقیل صدیقی نے کہا کہ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ رحمانی 30 اپنے قیام سے ہی مسلسل کامیابی اور ترقی کے منازل طے کر رہا ہے اور ہمارے مسلم بچے ملک وبیرون ملک کے اعلیٰ تعلیمی واقتصادی اداروں میں داخلہ حاصل کر کے اپنے مستقبل کو سنوار رہے ہیں۔ یقیناً یہ کامیابی حضرت مولانا محمد ولی رحمانی علیہ الرحمہ کے خواب کی تعبیر ہے جسے انہوں نے قوم کے بچے اور بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے دیکھا تھا۔ آج رحمانی 30 کے ذریعہ مسلم بچے اور بچیاں اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ اس ادارہ کے تحت انہیں مفت کوچنگ، مفت قیام و طعام کی سہولت فراہم ہے۔ البتہ کچھ ایسے بچے بچیاں بھی ہیں جن سے کوچنگ کی فیس تو نہیں لی جاتی ہے مگر انہیں ہاسٹل اور قیام وطعام کے اخراجات خود کرنے ہوتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر عقیل صدیقی نے کہا کہ ابھی کچھ دنوں سے رحمانی 30 کے تئیں کچھ الگ طرح کی باتیں سننے اور پڑھنے میں آرہی ہیں جو مجھے لگتا ہے کہ بے بنیاد اور غیر مناسب ہے۔ اگر اس بات میں تھوڑی سی بھی صداقت ہے تو میں رحمانی 30 کے موجودہ سرپرست حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب امیر شریعت بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ اور سی ای او جناب فہد رحمانی صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ اس طرف توجہ دیتے ہوئے کسی بھی طرح کی گڑبڑی اور بدنظمی کے خلاف ایکشن لیتے ہوئے رحمانی 30 کے مشن کو کامیابی کے ساتھ آگے بڑھائیں تاکہ ان کے والد کا خواب بخوبی شرمندہ تعبیر ہو سکے اور ملت کے ایسے ذہین اور محنتی بچے جو معاشی طور پر کمزور ہیں، استفادہ کر سکیں۔

## روزانہ جھاڑو دینے والا ہیٹ اسٹروک سے جاں بحق

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

پٹنہ میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 29 کے سوپر سریش رام کی ہیٹ اسٹروک سے موت ہو گئی۔ اس واقعہ پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے پٹنہ میونسپل کارپوریشن ایمپلائز جوائنٹ کوآرڈینیشن کمیٹی نے کہا کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی کام کے وقت میں کوئی تبدیلی نہ ہونے کی وجہ سے کارپوریشن کے کارکن گرمی کی لہر سے متاثر ہو رہے ہیں۔ پٹنہ میونسپل کارپوریشن ایمپلائز جوائنٹ کوآرڈینیشن کمیٹی کے چیئرمین چندر پرکاش سنگھ، ایگزیکٹو چیئرمین رمیتنا پرساد، کنوینر منگل پاسوان، ترجمان جتیندر کمار، خزانچی نیرج کمار ورما اور دھرم ویر کمار نے میئر، ڈپٹی میئر اور میونسپل کارپوریشن کمشنر کے ساتھ فوری معاہدہ کر کے 5 لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا۔ مرنے والوں کے لواحقین کو آخری رسومات اور آخری رسومات کے لیے پچاس ہزار روپے کی فوری ادائیگی اور میت کے کفیلوں کو کارپوریشن کے یومیہ اجرت پر تعینات کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ رابطہ کمیٹی کے ترجمان جتیندر کمار نے کہا کہ کبیر انتیشتی یوجنا کے تحت صرف 3000 روپے ادا کیے گئے ہیں، جب کہ اب تک غیر فطری موت کی صورت میں مرنے والوں کے لواحقین کو فوری طور پر 50،000 روپے دیے گئے ہیں۔ رابطہ کمیٹی کے رہنماؤں نے کارپوریشن میں ہی کارپوریشن کے کارکنوں کے لیے میڈیکل ہیلتھ آفیسر کی تعیناتی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ تاکہ کارپوریشن کے ملازمین کی صحت کو صحیح طریقے سے چیک کیا جا سکے۔ قابل ذکر ہے کہ نوے کی دہائی تک میونسپل کارپوریشن میں ڈاکٹر ہی ہیلتھ آفیسر ہوا کرتے تھے، کارپوریشن کے یومیہ اجرت والے اور آؤٹ سورس ملازمین نے آپس میں چندہ دے کر سریش رام کی آخری رسومات میں مدد کی تھی۔

## ڈابر ہربل نے محدود ایڈیشن اسٹار وار پیک لانچ کرنے کے لیے ڈزنی کے ساتھ ہاتھ ملایا

نئی دہلی۔ پریمیم ٹوتھ پیسٹ برانڈ ڈابر ہربل چارکول نے ڈزنی اسٹار وار فرنچائز کے ساتھ ہاتھ ملایا ہے۔ ڈابر ہربل نے اپنے مقبول ایکٹیویٹڈ چارکول ٹوتھ پیسٹ کے محدود ایڈیشن سٹار وار پیک کے لیے اس شراکت کا اعلان کیا ہے۔ اس شراکت داری کے تحت، ڈابر ہربل ایکٹیویٹڈ چارکول ٹوتھ پیسٹ اور سٹار وارز، جو اپنی سفیدی کی خصوصیات کے لیے مشہور ہیں، نوجوانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور انہیں منہ کی دیکھ بھال کا ایک دلچسپ

ہے، جہاں مارکیٹ میں سفید کرنے والی ٹوتھ پیسٹ کی بہت سی مصنوعات دستیاب ہیں۔ اس کے ذریعے، ڈابر ہربل چارکول لوگوں کی ایک بڑی تعداد سے رابطہ قائم کرنا چاہتا ہے تاکہ انہیں تیار کرنے کا بہترین تجربہ فراہم کیا جا سکے کیونکہ یہ طبی طور پر ثابت ہوا ہے کہ یہ 1 ہفتے میں 1 شیڈ سفید دانت فراہم کرتا ہے۔ ڈابر ہربل کا یہ ٹوتھ پیسٹ

تجربہ فراہم کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے، مسٹر ابھیشیک جوگرن، ایگزیکٹو نائب صدر، مارکیٹنگ، ڈابر انڈیا لمیٹڈ نے کہا، بالغ ٹوتھ پیسٹ کے زمرے میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا تعاون سٹار وارز اور ڈابر ہربل ایکٹیویٹڈ چارکول ٹوتھ پیسٹ کے درمیان گہرا تعلق پیدا کرے گا۔ اس شراکت داری کا بنیادی مقصد آج کے دور میں لوگوں کو ChooseBlackForWhite# دانتوں کی طرف راغب کرنا ایک ہفتے میں دانتوں کو 1 شیڈ لائٹر چمکانے کا وعدہ کرتا ہے۔ ڈابر ہربل ایکٹیویٹڈ چارکول ٹوتھ پیسٹ کا لمیٹڈ ایڈیشن اسٹار وار پیک Amazon پر دستیاب ہوگا۔ ہمیں ڈزنی کے ساتھ شراکت داری کرنے پر بے حد خوشی ہے، جیسا کہ آج کے دور میں جنریشن Z اور Millennials اپنے کرداروں کو پسند کرتے ہیں، جبکہ Dabur Herbal کی مصنوعات بھی ان صارفین کو بہترین خدمات فراہم کر رہی ہیں۔

## روٹری کلب آف پٹنہ کنکر باغ نے پنشالہ کا افتتاح کیا
## راہگیروں کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ ساتھ گڑ اور چنا بھی دیا جائے گا

پٹنہ، 3 مئی، (پریس ریلیز): روٹری کلب آف پٹنہ کنکر باغ نے سخت گرمی کے پیش نظر راہگیروں کے لئے ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا ہے۔ جمعہ کو ڈاکٹرز کالونی ایچ-30 کے سامنے پنشالہ کا افتتاح ڈی جی ای، روٹیرین بپن چاچن نے کیا۔ گرمیوں میں پانی کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے تین ماہ تک فعال رکھا جائے گا۔ راہگیروں کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ گڑ اور چنا بھی دیا جائے گا تاکہ گرمی کے خشک دنوں میں آرام فراہم کیا جا سکے۔ کلب کی جانب سے وقتاً فوقتاً مختلف سماجی خدمات انجام دیئے جاتے ہیں۔ اس موقع پر کلب کے صدر روٹیرین راج کشور سنگھ، سیکرٹری روٹیرین اجیت کمار سنہا، پی ڈی جی روٹیرین ڈاکٹر راکیش پرساد، روٹیرین ڈاکٹر شنکر ناتھ، پی ڈی سی روٹیرین ڈاکٹر دیپتی سہائے اور دیگر ممبران اور مقامی لوگ موجود تھے۔

## الیکشن آفیسر عنایت خان نے ای وی ایم وی وی پی اے ٹی ڈسپیچ مراکز کا معائنہ کیا
## مسز عنایت خان نے انتخابات کے امور بحسن وخوبی اور تیزی کے ساتھ سرانجام دینے کی ہدایت دی

ارریہ:- (مشتاق احمد صدیقی) لوک سبھا عام انتخابات 2024 کے تیسرے مرحلہ کے تحت 09-ارریا پارلیمانی حلقہ میں ووٹنگ کی تاریخ 07 مئی 2024 کو طے ہے، اس کے مد نظر ضلع سطح پر انتخابات سے متعلق تمام ضروری تیاریوں کو حتمی شکل پورے جوش وخروش کے ساتھ دی جا رہی ہے، اسی سلسلے میں گزشتہ کل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر کم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ارریہ مسز عنایت خان نے تمام پولنگ پارٹی۔ کم۔ ای وی ایم۔ وی وی پی اے ٹی ڈسپیچ مراکز کا معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے تمام متعلقہ عہدیداروں کو ضروری تیاریوں کو تیز رفتاری سے کرنے اور اسے یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ معائنہ کے دوران ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر نے ڈسپیچ سنٹر میں تمام ضروری انتظامات بشمول اہلکاروں کی بریفنگ سائٹ، ووٹنگ میٹریل کی تقسیم کی جگہ، پولنگ اہلکاروں کے لئے ہیلپ ڈیسک، گاڑیوں کی پارکنگ کا معائنہ کیا۔ واضح رہے کہ ارریہ لوک سبھا حلقہ کے لئے چار اسمبلی وار پولنگ پارٹی۔ کم۔ ای وی ایم۔ وی وی پی اے ٹی ڈسپیچ مراکز ہیں، 47 رانی گنج اور 49 ارریہ اسمبلی حلقہ کے لئے ارریہ کالج ارریہ، 46 نرپت گنج اور 48 فوربس گنج اسمبلی کے لئے زرعی پیداوار مارکیٹنگ یارڈ، 50 جوکی ہاٹ اسمبلی حلقہ کے لئے الشمس ملیہ کالج اور 51 سکٹی اسمبلی حلقہ کے لئے M.L.D.P.K یادو کالج، ارریہ ڈسپیچ مراکز بنائے گئے ہیں۔ اس موقع پر ایڈیشنل کلکٹر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ارریہ، تمام اسسٹنٹ ریٹرننگ افسران، ڈپٹی ریٹرننگ افسران، لینڈ ریفارمس کے ڈپٹی کلکٹر ارریہ اور فاربس گنج سمیت متعلقہ افسران موجود تھے۔

## سہارا اولڈ ایج ہوم کو پانچ پنکھے مل گئے

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

انڈین ریڈ کراس سوسائٹی، پٹنہ سٹی اور ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سیکورٹی، حکومت بہار کی جانب سے سہارا اولڈ ایج ہوم، کمالدہ گلزار باغ کو پانچ پیدل چلنے والے پنکھے فراہم کیے گئے۔ چلچلاتی گرمی کے پیش نظر بزرگ باشندوں کو یہ پنکھے آنجہانی گووند پرساد سلطانیہ، مرحوم جے سی رام اگروال کی یاد میں فراہم کیے گئے۔ سینئر سماجی کارکن سندیپ ڈرولیا نے ان بزرگوں کی سہولت کے لیے ایک پنکھا بھی فراہم کیا۔ اس موقع پر تمام بزرگ شہریوں کو شربت اور تازہ پھل کھلائے گئے۔ پروگرام میں رمیش کمار سلطانیہ، ایشور لال اگروال، وجے کمار سنگھ، منورما سلطانیہ، جیا سلطانیہ، شکنتلا دیوی اور اولڈ ایج ہوم کوآرڈینیٹر کرشنا جی موجود تھے۔ اس دوران موجود حضرات نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ بزرگ ہمارا ثقافتی ورثہ ہیں اور ان کی خدمت کرنا نہ صرف ہماری معاشرتی بلکہ اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اس کی صدارت انڈین ریڈ کراس سوسائٹی پٹنہ شہر کے صدر گووند کنودیا نے کی۔

## مکیش ساہنی کو وائی سیکورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

بہار نشاد سنگھ کے صدر ترلوک سنگھ نشاد نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ وی آئی پی سربراہ مکیش ساہنی نشاد کے ابھرتے ہوئے لیڈر ہیں اور کیوات، ملہ اور نشاد کو ریزرویشن حاصل کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے اس برادری کے لوگ مکیش ساہنی کو اپنا لیڈر مانتے ہیں۔۔ یہ تسلیم کرتے ہیں۔ مرکزی حکومت نے انہیں سیکورٹی دی تھی لیکن مرکزی حکومت نے سیکورٹی ہٹائے جانے سے ان کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔ سیکورٹی کے۔ ان کی سیکورٹی ہٹانے سے جان کو خطرہ ہے، جس کو لے کر بہار کی نشاد برادری کافی پریشان ہے۔ بہار نشاد سنگھ اور بہار کے ہزاروں کشتی والوں، ملاحوں اور نشاد برادری نے مرکزی حکومت سے دوبارہ سیکورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

## کستوربا گاندھی گرلس اسکول دیہی علاقوں کی بچیوں کی تعلیم کا اہم ذریعہ
## اقلیتی طبقے کی بچیاں رہائشی اسکول کی تمام مفت سہولیات سے فائدہ اٹھائیں: امتیاز احمد کریمی

پٹنہ (اسٹاف رپورٹر) کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ (KGBV) حکومت ہند کے ذریعہ اگست 2004ء میں شیڈول کاسٹ، شیڈول ٹرائب، پسماندہ طبقہ اور اقلیتی طبقہ کے بچیوں کو تعلیم یافتہ بنانے، معیاری تعلیم دینے، ڈراپ آؤٹ روکنے کے لئے کستوربا گاندھی ودیالیہ منصوبہ کی شروعات کی گئی۔ 2006 میں اسے سروشکچھا ابھیان کا حصہ بنا دیا گیا۔ یہ اسکول 28 ریاستوں میں قائم ہے۔ دور دراز دیہاتی علاقے میں جہاں تعلیم کا فیصد کم تھا، وہاں بچیوں میں تعلیم کا رواج عام کرنے اور بچوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینے کے لئے اس کا آغاز کیا گیا۔ یہ اسکول پوری طرح سے رہائشی (اقامتی) اسکول ہے۔ شروع شروع میں ان اسکولوں میں درجہ 6 سے درجہ 8 تک کی تدریس ہوتی تھی۔ لیکن اب اس اسکول میں کلاس 6 سے کلاس 12 تک کی پڑھائی کا نظم ہے۔ ایک کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ میں 9 ٹیچنگ اسٹاف ہوتے ہیں جب کہ 15 غیر ٹیچنگ (غیر تدریسی) اسٹاف ہوتے ہیں۔ اس اسکول میں شیڈول کاسٹ، شیڈول ٹرائب، پسماندہ طبقہ اور اقلیتی طبقہ کے لئے 75 فیصد سیٹیں ریزرو ہیں جب کہ 25 فیصد میں سبھی طبقے کے

بی پی ایل خاندان سے تعلق رکھنے والوں کی بچیوں کے لئے ہے۔ کستوربا گاندھی گرلس اسکول میں مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ لڑکیوں کو ہاسٹل میں رہنے کی سہولت، تین وقت کا کھانا، پہننے کے لئے یونیفارم، کتاب، کاپی، قلم، پنسل وغیرہ بھی مفت دئے جاتے ہیں۔ سبھی بچیوں کو 100 روپے ماہانہ یعنی 1200 روپے سالانہ رقم بھی دیا جاتا ہے۔ کستوربا گاندھی گرلس اسکول کے ہر کلاس میں داخلے کیلئے 40 سیٹیں ہوتی ہیں یعنی ایک اسکول میں 7x12 = کل 280 سیٹیں ہیں۔ پورے ملک میں 3703 کستوربا گاندھی گرلس اسکول منظور شدہ ہیں جب کہ 3697 اسکول فنکشنل ہیں۔ ملک میں 427 اسکول مسلم اکثریتی علاقے میں ہے۔ بہار میں 634 کستوربا گاندھی گرلس اسکول ہیں۔ اقلیتی طبقہ کی بچیاں سبھی جگہ اپنے گھر کے نزدیک والے اسکول میں داخلہ لے سکتی ہیں۔ جناب کریمی نے اقلیتوں کی بچیاں اپنے قرب وجوار کے کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ میں داخلہ لے کر تمام تر سہولیات کا فائدہ حاصل کرتے ہوئے پڑھائی کریں۔ محنت اور لگن کے ساتھ پڑھائی کریں اور اعلیٰ تعلیم اور روشن مستقبل حصول کے لئے اپنی راہیں ہموار کریں۔ دل وجان سے محنت کریں۔ محنت سے ہی کامیابی ملتی ہے۔ انشاء اللہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ دعائیں اور نیک تمنا آپ کے ساتھ ہیں۔

## وفاق کے مدارس بہتر تعلیم وتربیت کے عظیم مراکز- مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی
## اچھی تعلیم وتربیت اور بہتر نتائج کے لیے وفاق المدارس سے ملحق مدارس کا انتخاب کریں

پھلواری شریف 3/مئی (پریس ریلیز) وفاق المدارس الاسلامیہ امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان وفاق المدارس الاسلامیہ کے ناظم مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی کے ہاتھوں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عمل میں آیا تھا، اس موقع سے مفتی صاحب نے ان تمام مدارس کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے سالانہ امتحان میں وفاق کا تعاون کیا اور صاف ستھرے ماحول میں امتحانات کی پوری کاروائی کو یقینی بنایا۔

امسال 1445ھ میں مدارس ملحقہ وفاق کے 34298/ طلبہ نے امتحان دیا، عربی ہفتم تک کے طلبہ نے امتحانات میں شرکت کی، جن میں درجہ حفظ کے 11080، دینیات اول تا پنجم کے 22386 اور عربی اول تا عربی ہفتم کے 832/طلبہ شامل ہیں، جن مدارس ملحقہ نے امتحانات میں شرکت کیا ان میں مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواڑہ دربھنگہ، جامعہ ربانی منورواشریف سمستی پور، مدرسہ چشمہ فیض ململ مدھوبنی، جامعہ عربیہ مقیمیہ سرپنیا مشرقی چمپارن اور الجامعۃ العربیہ سراج العلوم تلاپت گنج کے طلبہ کی کارکردگی اچھی رہی۔ مفتی صاحب نے امتیازی نمبرات سے کامیاب ہونے والے طلبہ کو نیک دعاؤں کے ساتھ مزید محنت سے علم دین حاصل کرنے کی ترغیب دی، مخلص اساتذہ کرام اور ان کے سرپرستوں کو بھی مبارکباد دی۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ وفاق المدارس الاسلامیہ امارت شرعیہ سے ملحق مدارس معیاری تعلیم وتربیت کے عظیم مراکز ہیں؛ اس لیے اچھی تعلیم وتربیت اور بہتر نتائج کے لیے اپنے بچوں کو وفاق سے ملحق مدارس میں داخل کریں، آپ ہمیں بچے دیں، ہم انشاء اللہ انہیں بہتر مستقبل دیں گے۔ مفتی صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ چھوٹے بچوں کو باہر تعلیم کے لیے نہ بھیجیں، انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کبھی پولیس والے بھی انہیں پکڑ کر جیل میں بند کر دیتے ہیں، یقیناً یہ قانونی طور پر غلط ہے، لیکن جب تک آپ قانون کی دہائی دے کر عدالت کا رخ کریں گے، بچوں کی حالت غیر ہو چکی ہوگی، امارت شرعیہ نے کئی جگہ ایسے گرفتار شدہ بچوں کو آزاد کرانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ہمارے یہاں اچھے اور معیاری مدارس ہیں، ان میں اچھی تعلیم ہوتی ہے؛ اس لیے بچوں کے باہر بھیجنے کے رجحان کو ختم ہونا چاہیے۔

حفظ اور ابتدائی درجات کے وہ مدارس ملحقہ جن کے نتائج امتحان ابتک دفتر وفاق کو موصول نہیں ہوئے ہیں، ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد رزلٹ دفتر کو ارسال کر دیں۔ یہ اطلاع مفتی محمد سعید کریمی رفیق وفاق المدارس الاسلامیہ نے دی۔

## NH 20 پر بنائے جانے والے ٹول پلازہ کے خلاف گاؤں والوں کا احتجاج، پولیس مجسٹریٹ تعینات

بہارشریف (محمد آفتاب) NH-20 پر پتھنا گاؤں کے قریب ٹول پلازہ بنایا جا رہا ہے۔ مقامی دیہاتی مبینہ طور پر اپنے مطالبات کی وجہ سے کام کو انجام دینے میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں۔ ایسے میں این ایچ اے آئی (نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف انڈیا) کے پروجیکٹ ڈائریکٹر کے مطالبے پر ایس ڈی او ابھیشیک پالسیا نے پانچ دنوں کے لیے پولیس۔ مجسٹریٹ تعینات کر دیا ہے، ٹول پلازہ کا باقی کام پانچ دنوں تک پولیس کی تحویل میں کیا جائے گا۔ اس وقت ڈی ایس پی اور وینا تھانے کے ساتھ تین مجسٹریٹ الرٹ رہیں گے۔ جبکہ دیہاتیوں کا کہنا ہے کہ ایکوائر کی گئی زمین کے مشرق اور مغرب میں 12 فٹ تک رسائی سڑک بنائی جائے۔ تاکہ گاؤں کے کاشتکار آسانی سے اپنے کھیتوں تک پہنچ سکیں ایس ڈی او نے کہا کہ راجولی- بختیار پور کے تیسرے پیکیج کے تحت نوادہ اور بختیار پور کے درمیان سڑک کو فور لین بنایا جا رہا ہے۔ دریں اثنا، پیٹھنا گاؤں کے قریب ٹول پلازہ بنایا جا رہا ہے، لیکن مقامی لوگوں کی طرف سے کام میں خلل پڑ رہا ہے۔ اس وجہ سے پروجیکٹ ڈائریکٹر منوج کمار نے خط لکھ کر سیکورٹی فراہم کرنے کی درخواست کی ہے۔ 3 سے 7 مئی تک منریگا کے بی پی او محمد۔ عبدالکلام، بلاک کوآرڈینیٹر سویتا کماری اور ریونیو ملازم دھرمیندر کمار کو مجسٹریٹ کے طور پر تعینات کیا گیا ہے، یہ مجسٹریٹ ورک ایجنسی سے کوآرڈینیٹر کے طور پر

کام کرتے ہوئے امن وامان کو برقرار رکھنے میں مدد کریں گے۔ ساتھ ہی وینا پولیس اسٹیشن انچارج اپنی پوری فوج کے ساتھ ان کے ساتھ سخت حفاظتی انتظامات کریں گے۔ ایس ڈی او نے ایس پی اشوک مشرا کو بھی اس کی اطلاع دی ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ کام کی انجام دہی کے دوران مناسب حفاظتی انتظامات کرنے میں مکمل تعاون کریں گے۔ دوسری طرف پٹھانا کے گوتم کمار نے ڈی ایم ششانک شوبھنکر اور این ایچ اے آئی کے پروجیکٹ ڈائریکٹر کو ایک خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ٹول پلازہ کی تعمیر کے لیے 26 ایکڑ زمین حاصل کی گئی ہے۔ ایسی صورت حال میں، یہ واضح ہے کہ گاؤں کے لوگ زمین پر ترقی لانے میں پوری طرح سے مدد کر رہے ہیں، تاہم، باقی زمین پر کاشتکاری کے دوران آنے جانے کے لیے مشرق اور مغرب میں اپروچ سڑکیں بنائی جائیں۔

# معروف شاعر اور نثر نگار ڈاکٹر ماجدؔ دیوبندی کی نثری کتاب 'میری کاوشیں' کا سرکردہ افراد کے ہاتھوں اجرا

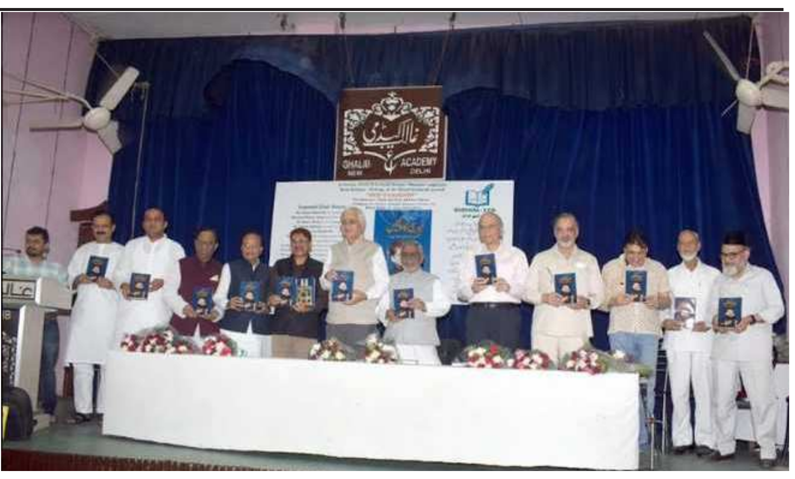

نئی دہلی، 3 مئی (یو این آئی) معروف شاعر اور نثر نگار ڈاکٹر ماجدؔ دیوبندی کی نثر کی تیسری کتاب 'میری کاوشیں' کی رسم اجراء کی تقریب میں سابق مرکزی وزیرِ خارجہ اور معروف وکیل سلمان خورشید نے کہا کہ اپنے خودداری اور حوصلوں کی تحریروں سے ماجد دیوبندی نے عوم کو چونکایا ہے اور آج وہ نہ صرف شاعری بلکہ اپنی صحافت، کالم نگاری اور نثر لکھنے میں ماہر نظر آتے ہیں جس کی مثال ان کی تازہ تصنیف ہے 'میری کاوشیں' ہے۔

ادبی اور ثقافتی تنظیم 'میزان' کے زیر اہتمام منعقدہ ایک تقریب انہوں نے ماجد دیوبندی کے حوالے سے خوب گفتگو کی اور کہا کہ میں اپنے والد مرحوم خورشید عالم خان کے زمانے سے ان کو سن رہا ہوں جب وہ اسی تنظیم "میزان" کی طرف سے منعقد و جامعہ میں ۵۲ سال قبل ایک مشاعرے میں صدارت کرنے آئے تھے۔ انہوں نے جذباتی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مسائل ہر شخص کے ساتھ آتے ہیں جو کچھ کام کرتا ہے، اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ انسان کو اس کا کام زندہ رکھتا ہے۔

میم افضل نے ماجدؔ دیوبندی کی شاعری، صحافت اور نثر پر گفتگو کی اور انہیں خراج تحسین پیش کیا کہ ان کی یہ دسویں اور نثر کی تیسری کتاب شائع ہوکر منظر عام پر آئی ہے۔ انہوں نے واضح طور پر دعائیہ لہجے میں کہا کہ ماجد صاحب کو میں پچھلے تیس سال سے دیکھ رہا ہوں۔ پروفیسر اختر الواسع نے کہا کہ ماجد دیوبندی تنہا ایسے شاعر اور نثر نگار ہیں جو بریلویوں میں بھی بے حد پسند کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماجد جہاں جہاں رہے اپنی خودداری اور ایمانداری کی پہچان کے ساتھ اپنی شناخت بنانے میں کامیاب ہوئے۔ شاعری میں علامہ اقبال کی فکر کے نمائندے کے طور پر انہوں نے پوری دنیا سے خود کو منوایا ہے لیکن نثر نگاری میں بھی وہ کسی سے کم نہیں جس کی مثال آج ان کی تیسری نثر کی کتاب "میری کاوشیں" کی اشاعت ہے۔ سابق صدر جمہوریہ اے پی جے عبدالکلام کے پریس سکریٹری ایس۔ ایم۔ خان نے ایک انگریزی کتاب کا ذکر کیا کہ اس میں ماجد دیوبندی کی اردو شاعری کے حوالے سے انگریزی میں یونیورسٹی کے بہت سے موضوعات پڑھائے جاتے ہیں جس سے ماجد صاحب کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل کے لیے ماجد دیوبندی ایک باوقار شخصیت کا نام ہے۔ ڈاکٹر تسلیم رحمانی نے اپنی تقریر میں ماجد دیوبندی سے اپنے گزشتہ ۰۲ سال کے مراسم اور ان کے ساتھ مل کر بہت سے ادبی کام کرنے کے حوالے سے کہا کہ ان میں جنون کی حد تک کام کرنے کا جذبہ ہے جو ان کو کامیاب کرتا ہے۔ ڈاکٹر سید فاروق نے ڈاکٹر ماجد دیوبندی کو ان کی نئی کتاب پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کا اور ماجد صاحب کا تعلق پچھلے تیس سالوں سے ہے اور وہ انہیں اپنا عزیز ترین سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "میزان" کے لیے پہلے دن سے وہ ان کے شانہ بشانہ رہے ہیں۔ ماجد دیوبندی کا ایک شعر پڑھ کر انہوں نے کہا کہ حوصلوں سے انسان بڑا بنتا ہے اور ماجد صاحب نے کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اور آج وہ ملک کے اہم ترین چند ایک شعراء میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر اطہر فاروقی نے نہایت شائستہ اردو میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا اپنے بے پناہ جدوجہد اور محنت سے ماجد صاحب نے اپنا اہم ترین مقام بنایا ہے جو معمولی بات نہیں ہے۔ کتاب کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ نہایت اہم شخصیات پر مضامین اس میں موجود ہیں جو نئی نسل اور اردو داں طبقے کے لیے یقینا مفید ثابت ہوں گے۔ ڈاکٹر سید احمد خان نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہیں یہ فخر حاصل کہ وہ ماجد صاحب کو "حفیظ میرٹھی" ایوارڈ سے نواز چکے ہیں۔

بعد ازاں ایک مشاعرہ بھی منعقد کیا گیا جس کی صدارت طالب رامپوری نے کہ جبکہ نظامت کے فرائض معروف ناظم معین شاداب نے انجام دئے۔ جن شعرا نے شرکت کی ان میں طالب رامپوری، ڈاکٹر ماجد دیوبندی، ڈاکٹر مصور رحمان، غفران اشرفی، ریاض ساغر، اعجاز انصاری، معین شاداب، وارث وارثی، شرف نانپاروی، عرفان اعظمی، انوار الحق شاداں، ارشاد عزیز بیکانیری، حشمت بھاردواج، مرزا ہمدم، سریندر شجر، مرزا انس بیگ، عبدالرب حماد، رضوان امروہی، ڈاکٹر وسیم راشد، ڈاکٹر سپنا احساس، ریشمہ زیدی اور سرتاجین کے نام شامل ہیں۔ قبل ازیں معروف صحافی ڈاکٹر نثار احمد خان نے ڈاکٹر ماجد دیوبندی کے حوالے سیر حاصل گفتگو کی اور ان کی صحافت، شاعری اور نثر پر تفصیل سے مقالہ پیش کیا۔

## حج 2024: حج سویدھا ایپ حجاج کی صحت وسلامتی میں بھی معاون

ممبئی 3 مئی (یو این آئی) حکومت ہند خصوصاً وزارتِ اقلیتی امور کی وزیر اسمرتی زبین ایرانی کی قیادت وسرپرستی میں حج 2024 کے انتظامات لگ بھاگ مکمل ہو گئے ہیں وزارت اقلیتی امور اپنی باوقار وزیر کی سرپرستی میں آج بھی ہندوستانی عازمین حج کے لیے بہتر سہولیات کے لیے پوری طرح کوشاں ہے ان سہولیات کو یقینی بنانے کے لیے وزارت نے حج سویدھا ایپ تیار کیا ہے جو جملہ ضروریات کے ساتھ آپ کی صحت و تندرستی میں بھی مددگار و معاون ہوگا۔ حج سویدھا ایپ نے اپنی خدمات 29 اپریل 2024 سے شروع کر دیں ہیں- عازمین ایپ ڈاون لوڈ کریں، چلانا سیکھیں اور اس کا بھرپور فائدہ اُٹھائیں- ان خیالات کا اظہار حج کمیٹی آف انڈیا کے سی، ای، او ڈاکٹر لیاقت علی آفاقی۔ آئی، آر، ایس نے حج ہاوس میں عازمین حج کے لیے میڈیکل کیمپ کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ ڈاکٹر آفاقی نے مزید بتایا حکومتِ ہند کی وزارتِ صحت اور خاندانی بہبود ہندوستانی حجاج کے لیے ہر سال پورے ملک میں ویکسین (ACYW-135) اور دیگر لازمی جانچ کا بندوبست کرتی ہے۔ حج کی ادائیگی میں صحت وتندرستی کی اہمیت وافادیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، عازمین اپنی اور دوسروں کی صحت وسلامتی کے لیے حفظانِ صحت کے اصولوں کو ہر وقت مدنظر رکھیں۔ سی، ای، او- حج کمیٹی آف انڈیا نے مزید بتایا کہ حکومت ہند پورے موسمِ حج کے دوران ہندوستان کے ہر شہر کے ساتھ سعودی عرب کے دونوں مقدس شہروں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور مقاماتِ شائر میں بھی ہندوستانی عازمین حج کے طبی مسائل کی دیکھ بھال کے لئے اعلیٰ سند یافتہ ڈاکٹرس اور پیرا میڈیکل اسٹاف کا معقول تعداد میں بندوبست کرتی ہے۔ ہندوستانی عازمین کے لیے ادویات اور طبی آلات بھی کافی مقدار میں انتظام کرتی ہے مکہ مکرمہ میں 10 ڈسپنسریاں، 40 بستروں پر مشتمل ہسپتال اور عزیزیہ میں 30 بستروں کا ہسپتال اور مدینہ منورہ میں 3 ڈسپنسریاں اور 15 بستروں کی ایک مین ڈسپنسری ہندوستانی حجاج کے لیے قائم کی گئی ہے۔ حجاج کرام ان طبی خدمات کا چوبیس گھنٹے مفت فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ آج کے کیمپ میں بڑی تعداد میں عازمین حج نے ٹیکے لگوائے۔ اس موقع پر حج کمیٹی آف انڈیا کے ڈپٹی چیف ایگزیکٹو آفیسر نزیم احمد نے بھی شرکت کی۔ جبکہ نظامت شیخ محمد غوث، سپرینٹنڈینٹ حج کمیٹی آف انڈیا نے کی۔

## 'ماں کہتی ہیں کہ ہمارا خاندان رائے بریلی میں مکمل ہوتا ہے': پرینکا گاندھی

نئی دہلی، 03 مئی (یو این آئی) کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی وڈرا نے رائے بریلی کے ووٹروں سے اپنے بھائی اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو جتانے کی جذباتی اپیل کرتے ہوئے آج کہا کہ ان کی والدہ سونیا گاندھی کا کہنا ہے کہ گاندھی خاندان دہلی میں نہیں بلکہ رائے بریلی میں مکمل ہوتا ہے مسٹر راہل گاندھی کے رائے بریلی لوک سبھا سیٹ سے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے موقع پر اپنی والدہ اور رائے بریلی حلقہ کی ڈھائی دہائیوں تک لوک سبھا کی نمائندگی کرنے والی سونیا گاندھی، کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، اشوک گہلوت، ریونت ریڈی اور دیگر قائدین کے ساتھ یہاں پہنچی محترمہ پرینکا گاندھی نے کہا کہ ان کی ماں مانتی ہیں کہ ان کا خاندان دہلی میں ادھورا ہے اور رائے بریلی میں پورا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ " کچھ دن پہلے ماں نے کہا تھا، میرا خاندان دہلی میں ادھورا ہے۔ جو رائے بریلی آ کر مکمل ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا خاندان جس نے کئی نسلوں کو گلے لگایا ہے، جو دہائیوں سے ہر اتار چڑھاؤ، خوشیوں اور غموں، بحرانوں اور جدوجہد میں چٹان کی طرح ہمارے ساتھ کھڑا ہے۔ یہ پیار اور اعتماد کا رشتہ ہے۔ یہ خدمت اور ایمان کا رشتہ بھی ہے جو نصف صدی سے اٹوٹ ہے۔ محترمہ پرینکا گاندھی وڈرا نے کہا کہ "یہاں کے لوگوں سے ہمیں جتنا پیار، قربت اور احترام ملا ہے وہ انمول ہے۔ خاندانی رشتے کی سب سے بڑی خوبصورتی یہ ہے کہ آپ چاہ کر بھی اس کی محبت کا قرض کبھی نہیں چکا سکتے۔ اس مشکل وقت میں جب ہم ملک کی جمہوریت، آئین اور عوام کے حقوق کو بچانے کی جنگ لڑ رہے ہیں، اس جنگ میں ہمارا پورا خاندان بھی مضبوطی سے ہمارے ساتھ کھڑا ہے۔ آج خاندان کے ہزاروں افراد کی موجودگی میں بڑے بھائی راہل جی نے اپنا انتخابی پرچہ نامزدگی داخل کیا۔

## جے این یو میں احتجاج کو قابل سزا جرم قرار دینا قابل مذمت: اے بی وی پی

نئی دہلی 03 مئی (یو این آئی) اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) نے قومی دارالحکومت دہلی میں واقع جواہر لال نہرو یونیورسٹی انتظامیہ کی طرف سے جاری کردہ اس حکم کی مذمت کی ہے، جس کے تحت یونیورسٹی کیمپس میں احتجاج کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔ پریشد نے کہا کہ یہ حکم طلبہ کے یونیورسٹی کیمپس میں احتجاج کرنے کے حق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ یہ حکم طلباء کی آزادی اظہار اور اختلاف رائے کے ان کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کرے گا۔ اے بی وی پی کے مطابق جے این یو کیمپس طلباء کے لیے وہ جگہ ہے جہاں خیالات کا تبادلہ ہوتا ہے۔ جے این یو جیسے کیمپس میں طلبہ کو اپنے مسائل اٹھانے اور احتجاج کرنے کا حق ہونا چاہیے۔ قابل ذکر ہے کہ یہ حکم ڈین (طلبہ) کے دفتر نے جاری کیا ہے۔ اے بی وی پی نے کہا ہے کہ یہ حکم ڈین (طلباء) منورادھا چودھری کے آمرانہ رویہ کی عکاسی کرتا ہے، جو طلبہ کی آواز کو مسلسل دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ جے این یو انتظامیہ اور ڈی او ایس کی طرف سے 2 مئی کو جاری کردہ نئے حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ "کسی بھی تعلیمی اور انتظامی کیمپس کے 100 میٹر کے دائرے میں بھوک ہڑتال، دھرنا، بڑے پیمانے پر داخلہ اور کسی بھی قسم کے مظاہرے پر پابندی ہے۔ کسی بھی تعلیمی یا انتظامی احاطے میں جے این یو کے طلباء کے نظم وضبط اور مناسب طرز عمل کے قواعد (یونیورسٹی کے قوانین کے تحت قانون 32(5) کے مطابق) قابل سزا جرم ہے۔ اے بی وی پی جے این یو کے صدر راجیشور کانت دوبے نے کہا کہ "یہ انتظامیہ طلبہ کی آواز کو دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ انتظامیہ کا آمرانہ رویہ ہے۔ ہم اس حکم کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ طلباء کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا حق ہے۔ اس حکم سے طلبہ یونین کے انتخابات بھی متاثر ہوں گے۔

اے بی وی پی جے این یو یونٹ کی وزیر شیکھا سوراج نے کہا کہ "طلبہ کو اپنے مسائل اٹھانے اور احتجاج کرنے کا حق ہے۔ یہ نیا اصول احتجاج کو روکنے کی ایک چال ہے۔ یہ انتظامیہ طلبہ کے مفادات کا تحفظ کرنے میں ناکام رہی ہے۔ یہ فیصلہ اس شاندار روایت پر براہ راست حملہ ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس حکم کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

## دہلی میں 2019 کی تاریخ دہرانے کا ماحول: دھامی

نئی دہلی، 3 مئی (یو این آئی) اتراکھنڈ کے وزیر اعلی پشکر سنگھ دھامی نے جمعہ کو کہا کہ پورے ملک کی طرح دہلی کے لوگ بھی وزیر اعظم نریندر مودی کے دیوانے ہیں اور یہاں کے لوگوں کا جوش دیکھ کر صاف نظر آرہا ہے کہ یہ اس بار بھی دہلی کی سبھی سات سیٹوں پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدوار جیتیں گے۔ جنوبی دہلی سے بی جے پی کے امیدوار رام ویر سنگھ بیدھوری کے حق میں آج یہاں لاڈو سرائے میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر دھامی نے کہا کہ یہاں کے لوگ بی جے پی کے تئیں پرجوش ہیں اور اس بات کو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے کہ دہلی 2019 کی تاریخ دہرا رہی ہے اور بی جے پی دہلی کی تمام سات لوک سبھا سیٹوں پر جیت رہی ہے۔ جنوبی دہلی کے لوگوں سے مسٹر ودھوری کو جتانے کی جذباتی اپیل کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے کہا "میں، بھگوان بدری کیدار، آدی کیلاش، گنگا اور یمنا کی سرزمین سے، آپ سب سے مسٹر ودھوری کو ووٹ دیکر انہیں فتح یاب بنانے کی اپیل کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ مسٹر مودی نے سی اے اے قانون کو نافذ کیا، 370 کو ختم کیا، تین طلاق جیسی برائی کو روکنے کے لیے قانون بنایا، غریبوں کے لیے فلاحی اسکیمیں شروع کیں، روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے بہت سے انوکھے اقدامات کیے اور ایودھیا میں بھگوان شری رام مندر کی پران پرتشٹھا کرنے ایک منفرد کام کیا ہے۔ اس لیے انہیں تیسری بار ملک کا اقتدار سونپنا ہے۔ دہلی میں حکمراں عام آدمی پارٹی (آپ) پر حملہ کرتے ہوئے مسٹر دھامی نے کہا "اخلاقیات کی بات کر کے ملک کی سیاست کو بدلنے کا خواب دیکھنے والے اروند کیجریوال بدعنوانی کے الزام میں جیل میں ہیں۔ ان کی عام آدمی پارٹی کے بڑے لیڈر بدعنوانی کی سزا کا سامنا کر رہے ہیں۔ ملک میں صاف ستھری سیاست کی بات کرنے والی اس پارٹی نے بدعنوانی میں کانگریس کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

## مان کی رہائش گاہ کے باہر سڑک عام لوگوں کے لیے نہیں، سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے حکم پر لگائی روک

نئی دہلی، 3 مئی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جمعہ کو پنجاب کے وزیر اعلی بھگونت مان کی چنڈی گڑھ واقع رہائش گاہ کے باہر سڑک کو آزمائشی بنیادوں پر عام لوگوں کی نقل وحرکت کے لیے کھولنے کے پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے حکم پر روک لگا دی جسٹس سنجیو کھنہ اور دیپانکر دتہ کی بنچ نے پنجاب کے موجودہ وزیر اعلیٰ کو خطرہ کا دعویٰ کرنے والی درخواست پر مرکز کے زیر انتظام خطے چنڈی گڑھ کی انتظامیہ کو نوٹس جاری کیا۔ نوٹس جاری کرتے ہوئے بنچ نے کہا "کوئی بھی نہیں چاہتا کہ کچھ ناخوشگوار واقعہ رونما ہو۔ سڑک کو آزمائشی بنیادوں پر کھولنے کی ہدایات کو اگلے احکامات تک روک دیا گیا ہے تاہم ہائی کورٹ میں دائر رٹ پٹیشن کی کارروائی جاری رہ سکتی ہے۔" عدالت عظمیٰ نے پنجاب کے ایڈوکیٹ جنرل گرومندر سنگھ کے اس بیان کو ریکارڈ پر لیا کہ حالیہ برسوں میں بدقسمتی سے دہشت گردی میں پھر اضافہ ہو گیا ہے اور انٹیلی جنس بلڈنگ پر دستی بم پھینکے گئے۔ بنچ کے سامنے بحث کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے کہا کہ مذکورہ سڑک کو آزمائشی بنیادوں پر بھی عام لوگوں کے لیے کھولنا مناسب نہیں ہے۔ ہائی کورٹ کے حکم پر فوری طور پر روک لگانے کا مطالبہ کرتے ہوئے، انہوں نے مشہور پنجابی گلوکار سدھو موسے والا کے مبینہ قتل کی مثال دی اور کہا کہ ان کی سیکورٹی واپس لینے کے فوراً بعد انہیں مبینہ طور پر قتل کر دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے 27 اپریل کو ایک حکم میں چنڈی گڑھ انتظامیہ کو ہدایت دی تھی کہ وہ یکم مئی سے آزمائشی بنیادوں پر وزیر اعلی کی رہائش گاہ کے سامنے 500 میٹر سڑک کو عوامی نقل وحرکت کے لیے کھول کر ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے کا منصوبہ تیار کرے۔ اس کے پیش نظر یکم مئی سے تمام کام کے دنوں میں صبح 7 بجے اور شام 7 بجے تک آزمائشی بنیادوں پر ٹیسٹنگ شروع کی جانی تھی۔

## سپریم کورٹ نے کیجریوال کو عبوری راحت دینے پر غور کرنے کا اشارہ دیا

نئی دہلی، 03 مئی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے رہنما اور وزیر اعلی اروند کیجریوال کو دہلی ایکسائز سے متعلق مبینہ منی لانڈرنگ کیس میں ان کی گرفتاری اور حراست کو چیلنج کرنے والی درخواست پر عبوری ضمانت دینے پر غور کرنے کا جمعہ کو اشارہ دیا جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس دیپانکر دتہ کی بنچ نے سماعت کے دوران زبانی طور پر کہا کہ اس نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے، لیکن طویل عرصے تک سماعت کے امکان کے پیش نظر وہ عبوری ضمانت کے سوال پر غور کر سکتی ہے۔ بنچ نے واضح کیا کہ وہ صرف تمام متعلقہ وکلاء کو مطلع کر رہی ہے کہ سماعت جلد مکمل نہ ہونے کے امکان کے پیش نظر درخواست گزار کو عبوری راحت دینے پر غور کیا جا سکتا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ وہ اس معاملے میں اگلی سماعت 7 مئی کو کرے گی۔ قبل ازیں 30 اپریل کو سپریم کورٹ نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کو ہدایت دی تھی کہ وہ لوک سبھا انتخابات سے قبل مسٹر کیجریوال کی گرفتاری کے وقت پر اٹھائے گئے سوال پر 3 مئی تک اپنی وضاحت پیش کرے۔ بنچ نے یہ بھی کہا تھا کہ منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون کی دفعہ 19 پر اسیکیوشن پر بہت زیادہ ذمہ داری ڈالتی ہے۔ اس لیے ملزم ضمانت کا انتخاب نہیں کر رہا ہے، کیونکہ پھر اسے عدالت کو یہ یقین دلانا ہوگا کہ وہ مجرم نہیں ہے۔ مسٹر کیجریوال نے دہلی ایکسائز پالیسی سے متعلق ایک مبینہ منی لانڈرنگ کیس میں ای ڈی کے ذریعہ اپنی گرفتاری کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ وہ عدالتی حراست میں تہاڑ جیل میں بند ہیں۔ سپریم کورٹ کے سامنے اپنے تحریری جواب میں مسٹر کیجریوال نے لوک سبھا انتخابات سے عین قبل اور ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ کے نفاذ کے بعد اپنی گرفتاری کے طریقے اور وقت پر سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ ان کی گرفتاری جمہوریت، آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات اور وفاقیت کے اصولوں پر ایک بے مثال حملہ تھا۔ اس لیے ان کی گرفتاری اور نظر بندی کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔ مسٹر کیجریوال کو ای ڈی نے 21 مارچ کو گرفتار کیا تھا۔ کاویری باویجا کی خصوصی عدالت کے حکم پر انہیں تہاڑ جیل میں عدالتی حراست میں رکھا گیا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ کی طرف سے ان کی درخواست مسترد ہونے کے بعد انہوں نے 10 اپریل کو سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ ہائی کورٹ کے جسٹس سوارن کانتا شرما کی سنگل بنچ نے (9 اپریل کو) مسٹر کیجریوال کو گرفتار کرنے اور انہیں مرکزی تفتیشی ایجنسی کو انہیں حراست میں دینے کے خصوصی عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے ان کی (وزیر اعلیٰ کیجریوال کی) درخواست کو خارج کر دیا تھا۔

## این آئی اے نے تھلپوزا فائرنگ کیس میں چارج شیٹ داخل کی

نئی دہلی، 03 مئی (یو این آئی) نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) نے جمعہ کو نکسلی تنظیم کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (ماؤسٹ) کے چار کارکنوں کے خلاف کیرالہ کے تھلپوزا علاقے میں اسپیشل آپریشن گروپ کے کمانڈوز پر فائرنگ سے متعلق معاملے میں چارج شیٹ داخل کی ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی نے کہا کہ یہ واقعہ گزشتہ سال 7 نومبر کو کیرالہ میں پیش آیا تھا۔ کیرالہ پولیس کے اسپیشل آپریشن گروپ کے کمانڈوز کی ایک ٹیم ممنوعہ نکسلائیٹ تنظیم سی پی آئی (ماؤسٹ) کے مسلح کیڈروں کو پکڑنے کے لیے وائناد میں تلاشی مہم چلا رہی تھی۔ جب ٹیم نے کارکنوں کو ایک گھر میں موجود پایا اور پولیس اس طرف بڑھی تو ان پر حملہ کیا گیا۔ ٹیم کے کمانڈوز نے سی پی آئی (ماؤسٹ) کے دو ارکان کو گرفتار کر لیا جن کی شناخت تھیرو وینکیدم عرف چندرو اور شریماتھی عرف انمایا کے طور پر ہوئی ہے۔ تین دیگر افراد تصادم کی جگہ سے فرار ہو گئے۔ نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی نے 10 فروری کو کیرالہ پولیس سے اس کیس کی تحقیقات اپنے ہاتھ میں لے لی تھی۔ ایجنسی نے جمعہ کو ان تمام کے خلاف تعزیرات ہند، غیر قانونی سرگرمیاں (پی) اے اور اسلحہ ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت چارج شیٹ داخل کی۔ معاملے کی تفتیش جاری ہے اور مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لیے کارروائی کی جا رہی ہے۔

## ہندوستان اور انڈونیشیا دفاعی صنعت اور بحری سلامتی کے شعبے میں تعاون میں کریں گے اضافہ

نئی دہلی 3 مئی (یو این آئی) ہندوستان اور انڈونیشیا نے دفاعی صنعت اور بحری سلامتی کے شعبوں اور کثیر جہتی سطح پر تعاون میں اضافے پر اتفاق کیا ہے۔ دفاعی سکریٹری گریدھر ارامانے اور انڈونیشیا کی وزارت دفاع کے سکریٹری جنرل، ایئر مارشل ڈونی ایرماوان توفنتو، ایم ڈی ایس نے 3 مئی 2024 کو نئی دہلی میں ساتویں ہندوستان-انڈونیشیا مشترکہ دفاعی تعاون کمیٹی (جے ڈی سی سی) کی میٹنگ کی مشترکہ صدارت کی۔ میٹنگ کے دوران دونوں فریقوں نے دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کے دائرہ کار میں وسعت پر اطمینان کا اظہار کیا اور دفاعی تعاون اور دفاعی صنعتوں کے تعاون کے ورکنگ گروپوں کی میٹنگوں میں دوطرفہ دفاعی تعاون کے مختلف اقدامات پر ہونے والی پیش رفت کا بھی مشترکہ صدور نے جائزہ لیا۔ اس کے علاوہ، معززین نے تعاون کے موجودہ شعبوں خصوصاً دفاعی صنعت کے معاہدوں، بحری سلامتی اور کثیر جہتی تعاون کے شعبے میں تعاون کو بڑھانے کے ذرائع کی نشاندہی کی۔ دورے کے دوران، سکریٹری جنرل نے نئی دہلی میں ڈی آر ڈی او کے ہیڈکوارٹر کے ساتھ پونے میں ٹاٹا ایڈوانسڈ سسٹمز اور ایل اینڈ ٹی دفاعی سہولیات کا دورہ کیا۔ انہوں نے بھارت فورج، مہندرا ڈیفنس اور مزگاؤں ڈاک شپ بلڈرز لمیٹڈ جیسے دیگر ہندوستانی دفاعی صنعت کے شراکت داروں کے ساتھ بھی بات چیت کی اور تحقیق اور مشترکہ پروڈکشن میں تعاون کے ذریعے دفاعی صنعتی صلاحیتوں کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے دورے کے دوران چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انیل چوہان سے بھی ملاقات کی۔ سکریٹری جنرل 2 سے 4 مئی 2024 تک ہندوستان کے دورے پر ہیں۔ انہوں نے نیشنل وار میموریل، نئی دہلی میں شہید ہونے والے جانبازوں کو گلہائے عقیدت نذر کئے اور خراج عقیدت پیش کیا۔ ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ ہے اور وہ ہند- بحرالکاہل کے مشترکہ وژن پر پہنچے ہیں۔ موجودہ دور میں، اس شراکت داری کی خصوصیت دوطرفہ اور کثیر جہتی میدانوں میں قریبی تعاون ہے، جس میں متواتر اعلیٰ سطحی بات چیت بھی شامل ہے۔ انڈونیشیا ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی اور ہند- بحرالکاہل خطے میں ایک اہم شراکت دار ہے۔

## آوارہ کتے کے کاٹنے کی صورت میں 5.7 لاکھ روپے کا معاوضہ

نئی دہلی، 03 مئی (یو این آئی) قومی انسانی حقوق کمیشن نے اتر پردیش کی حکومت سے کہا ہے کہ وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کیمپس میں آوارہ کتے کے کاٹنے سے ایک شخص کی موت کے معاملے میں کنبہ کو 5.7 لاکھ روپے کا معاوضہ ادا کرے۔ کمیشن نے ریاست کے چیف سکریٹری سے کہا کہ وہ متوفی صفدر علی خان کے اہل خانہ کو 5.7 لاکھ روپے ادا کریں۔ انسانی حقوق کی تنظیم نے آٹھ ہفتوں میں اس حوالے سے تعمیل رپورٹ پیش کرنے کے لئے بھی کہا ہے۔ اس سلسلے میں کمیشن نے گزشتہ سال 17 اپریل کی میڈیا رپورٹ کا نوٹس لیتے ہوئے چیف سکریٹری، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور علی گڑھ مسلم کارپوریشن کے کمشنر کو نوٹس جاری کر کے تفصیلی رپورٹ طلب کی تھی۔ متعلقہ حکام سے موصول ہونے والی معلومات کی بنیاد پر کمیشن نے اتر پردیش حکومت کے چیف سکریٹری کو نوٹس جاری کرتے ہوئے پوچھا تھا کہ کیوں نہ مرنے والوں کے کنبہ کو 5.7 لاکھ روپے مالی امداد کے طور پر ادا کرنے کی سفارش کی جائے۔ متعلقہ حکام نے یونیورسٹی کے رجسٹرار کو ایک مراسلہ بھیجا جس میں کہا گیا کہ کمیشن کے نوٹس میں ایسی کوئی ہدایات نہیں ہیں جن پر یونیورسٹی عمل کرے۔ یونیورسٹی کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو روکنے یا روکنے میں کوئی غفلت نہیں برتی گئی۔

## ٹیپو سلطان نے بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ کا عملی نمونہ پیش کیا تھا: ایم ڈبلیو انصاری

نئی دہلی، 3 مئی (یو این آئی) ٹیپو سلطان کے عہد میں دلتوں کی حالت انتہائی ابتر تھی، خاص کر دلت خواتین کی، جنھیں اپنا جسم تک ڈھکنے کی اجازت نہیں تھی۔ شیر میسور نے ان کے ساتھ انصاف کیا اور برابری کا حق اور سماج میں باعزت مقام دلایا۔ ٹیپو سلطان نے اپنے عہد میں بیٹیوں کی عزت وآبرو کے تحفظ کا عملی نمونہ پیش کیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار سابق آئی پی ایس افسر ایم ڈبلیو انصاری نے یہاں جاری ایک پریس ریلیز میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ شہید اعظم ٹیپو سلطان نے ملک کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ انھوں نے انگریزوں کو ہندوستان سے بھگانا اپنی زندگی کا پہلا اور آخری مقصد بنا لیا تھا۔ انہوں نے سب کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ حسن اخلاق کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ بلا تفریق مذہب وملت، خواہ وہ ہندو ہو، مسلم ہو یا عیسائی ہو، ہر ایک کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا، یہی وجہ تھی کہ ٹیپو سلطان کی فوج میں ہندوؤں کی ایک بہت بڑی تعداد تھی اور کئی ہندو تو اہم حکومتی عہدوں پر فائز تھے۔ انھوں نے کہا کہ ٹیپو سلطان اپنے والد کے برعکس انتہائی نرم مزاج تھے۔ یہی رحم دلی ان کی سلطنت کے خاتمے کا سبب بھی بنی۔ ان کے قریبی لوگوں میں ہی چار غدار میر صادق، میر غلام علی لنگڑا،، راجہ خان اور پنڈت پورنیا تھے، جن کے بارے میں ان کے والد نے بھی انہیں آگاہ کیا تھا۔ اس کے باوجود ان کی رحم دلی والد کی وصیت پر غالب آگئی اور انہوں نے اپنے چاروں دشمنوں کو معاف کر دیا۔ مسٹر انصاری نے کہا کہ حالاں کہ مہاتما گاندھی جی نے پورنیا کی غداری کے بارے میں افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ "عظیم سلطان کا وزیر اعظم ہندو تھا، یہ کتنے شرم کی بات ہے کہ اس نے دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیل کر آزادی کے عظیم عاشق کے ساتھ غداری کی"۔ انھوں نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ آج ایسی عظیم شخصیت، جس نے اس ملک کے لئے اپنے لخت جگر اپنے بیٹوں کی بھی پرواہ نہیں کی، آج ان کی شبیہ خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ٹیپو سلطان پر مبنی اسباق کو درسی کتابوں سے حذف کرنے کی کوششیں جاری ہے، ان کی تاریخ کو مسخ کیا جا رہا ہے۔ حالاں کہ انھوں نے جدید جنگی اسلحے بنوائے، میزائل اور راکٹ وغیرہ بنائے اور ان کا بھرپور استعمال انگریزوں کے ساتھ ہوئی جنگوں میں کیا۔ لے کن افسوس ایسی عظیم شخصیت کو آج تاریخ کے اوراق سے مٹانے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ مسٹر انصاری نے کہا کہ شہید اعظم ٹیپو سلطان ہندوستان کے پہلے حکمراں تھے جنھوں نے انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کا عزم کیا تھا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر، ایڈیٹر، قمر العابدین نے سہارا پریس فضل انکلیو 2، شاہین باغ دہلی سے چھپوا کر فضل انکلیو 2، نزد اشرف مسجد شاہین باغ، نیو فرینڈس کالونی دہلی سے شائع کیا
Owner,Publisher,Printer & Editor Qamrul Abdin Printed at Sahara Press Fazal Enclave2,Shaheen Baagh,Delhi & Published From Fazal Enciave2,Near Ashraf Masjid,Shaheen Baag,New Friends Colony,Delhi.Mob-9334346898

# وزیراعظم مودی نے صرف لوگوں کو ٹھگنے کا کام کیا: تیجسوی

دربھنگہ، 03 مئی (نمائندہ) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سینئر لیڈر اور بہار کے سابق نائب وزیر اعلی تیجسوی یادو نے آج مرکز کی نریندر مودی حکومت پر سخت حملہ بولتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نے دس سالہ حکومتوں کے دور میں لوگوں کو صرف ٹھگنے کا کام کیا ہے۔ جمعہ کو دربھنگہ میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ حکومت ملک میں بڑھتی مہنگائی اور بے روزگاری پر توجہ نہیں دے رہی ہے۔ اب وزیر اعظم اس معاملے پر بات نہیں کریں گے۔ مجھے پورا بھروسہ ہے کہ وزیر اعظم ہفتہ کو بھی یہاں آئیں گے اور مندروں، مسجدوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کے بارے میں بات کریں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی ہفتہ کو دربھنگہ آ رہے ہیں۔ ان کے مطابق دربھنگہ میں ایمس بنایا گیا ہے۔ اس لیے کل وہ ایمس کا معائنہ کریں گے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اسپتال کتنی اچھی طرح سے چل رہا ہے۔ سب کا علاج ہو رہا ہے یا نہیں؟

انہوں نے وزیر اعظم پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ نریندر مودی جی پچھلے دس سالوں سے ملک کے وزیر اعظم ہیں۔ وزیر اعظم نے اپنے پورے دور میں صرف عوام کو دھوکہ دینے کا کام کیا ہے۔ بس جھوٹ بولا ہے۔ آر جے ڈی لیڈر نے کہا کہ جب 17 مہینے تک ریاست میں انڈیا الائنس کی حکومت تھی۔ پھر ایمس کے لیے نئی زمین فراہم کرنے کا کام کیا گیا۔ دربھنگہ میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل (ڈی ایم سی ایچ) کو وسعت دینے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ پی ایم سی ایچ کی طرز پر 2500 بستروں کا سپر اسپیشلٹی ہسپتال بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب وہ وزیر صحت تھے تو ہم نے ڈی ایم سی ایچ کے شاندار وجود کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا تھا اور ایمس کو الگ جگہ دی تھی۔ تاکہ پورا دربھنگہ خطہ پھلے اور ترقی کر سکے۔

ہوائی اڈے کے سوال پر مسٹر یادو نے کہا کہ دربھنگہ ہوائی اڈے کا ٹرمینل ابھی تک ٹھیک سے مکمل نہیں ہوا ہے۔ ہوائی جہاز اتر رہے ہیں، لیکن ٹکٹ کی قیمتیں پورے ملک میں سب سے مہنگی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کہتے تھے کہ چپل پہننے والا بھی ہوائی سفر کرے گا۔ لیکن ٹکٹ کی قیمت کو دیکھ کر لگتا ہے کہ صرف چپل ہی نہیں بلکہ اعلیٰ متوسط طبقے کے گھرانوں کے لوگ بھی ٹکٹوں کی قیمتوں سے پریشان ہیں۔

# جھارکھنڈ ہائی کورٹ نے سابق وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کی گرفتاری کے خلاف دائر درخواست کو مسترد کر دیا

رانچی، 03 مئی (اسٹاف رپورٹر) جھارکھنڈ ہائی کورٹ نے سابق وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کی گرفتاری کے خلاف دائر درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔ ہائی کورٹ نے آج یہ فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت کے اس فیصلے سے مسٹر سورین کو بڑا دھچکا لگا ہے۔ قبل ازیں 28 فروری کو قائم مقام چیف جسٹس ایس چندر شیکھر اور جسٹس نونیت کمار کی ڈویژن بنچ نے اس معاملے میں سماعت مکمل کرنے کے بعد اپنا فیصلہ محفوظ رکھا تھا اور آج اپنا فیصلہ سنایا۔ ملک کے سینئر وکیل کپل سبل اور ہائی کورٹ کے وکیل پیوش چترویش نے مسٹر سورین کی طرف سے بحث کی، جبکہ ایس وی راجو اور امیت داس نے ای ڈی کی طرف سے بحث کی۔ واضح رہے کہ ہیمنت سورین نے اپنی گرفتاری کو چیلنج کرتے ہوئے جھارکھنڈ ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی تھی۔ مسٹر سورین نے کہا کہ ان کے خلاف جو مقدمہ درج کیا گیا ہے وہ منی لانڈرنگ کا نہیں ہے جس زمین کی بات ای ڈی بات کر رہی ہے وہ کبھی ان کے نام نہیں تھی۔ مسٹر سورین نے حکم محفوظ رکھنے کے بعد فیصلہ نہ سنائے جانے کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی بھی دائر کی ہے۔ سپریم کورٹ نے اس پر ای ڈی سے جواب طلب کیا ہے۔

## مودی سندیش کھالی پر بات کرتے ہیں مگر گورنر کے ذریعہ لڑکی کے ساتھ جنسی زیادتی کئے جانے پر خاموش کیوں ہے؟: ممتا بنرجی

کولکتہ 3 مئی (یو این آئی) گورنر پر ایک خاتون کے ذریعہ جنسی زیادتی کے الزامات لگنے کے بعد ممتا بنرجی نے بنگال کے دورے پر آئے وزیر اعظم نریندر مودی سے سوال کیا کہ آپ سندیش کھالی کی بات کرتے ہیں مگر گورنر پر لگنے والے الزامات پر خاموش کیوں ہیں ۔سندیش کھالی کے بارے میں بات کرنے سے پہلے یہ بتائیں کہ گورنر نے اپنی نوکرانی سے چھیڑ چھاڑ کیوں کی جمعرات کی رات ایک خاتون نے ہیر اسٹریٹ پولیس اسٹیشن میں گورنر کے خلاف جنسی زیادتی کا الزام لگاتے ہوئے رپورٹ درج کرائی خود کو راج بھون کی ایک عارضی خاتون ورکر کے طور پر متعارف کراتے ہوئے اس نے پولیس کو بتایا کہ راج بھون میں اس کے ساتھ دو بار چھیڑ چھاڑ کی گئی ہے۔ تاہم گورنر نے جمعرات کو ایک جوابی بیان کے ساتھ اس الزام کی تردید کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایسے واقعات ناپاک ارادوں سے کئے گئے ہیں۔ لیکن اس کا عقیدہ ہے کہ آخر کار فتح حق کی ہوگی۔

اتفاق سے، جب یہ سب ہو رہا تھا، وزیر اعظم مودی کلکتہ پہنچ گئے تھے اور جمعرات کو راج بھون میں ہی گورنر کے مہمان کے طور پر رات گزاری۔ مودی نے جمعہ کو بنگال میں کئی ریلیوں سے خطاب کیا مگر گورنر تنازع پر خاموشی اختیار کی۔ جمعہ کو وہ کرشن نگر گئے اور جلسہ عام کیا۔ لیکن مودی نے راج بھون تنازعہ پر کچھ نہیں کہا۔ ممتا نے اسے اس خاموشی سے چھیدا۔ وزیر اعلیٰ نے جمعہ کو مشرقی بردوان کے رائنا میں ایک عوامی میٹنگ کی۔ وہاں انہوں نے کہا کہ آپ سندیش کھالی کے بارے میں بہت بول رہے ہیں، میں نے سندیش کھالی میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہونے دیا۔ انہیں زمین کے حوالے سے کچھ مسائل تھے، ہم نے افسران بھیج کر اسے حل کیا۔ سندیش کھالی واقعہ کے بعد وزیر اعظم مودی نے بشیر ہاٹ میٹنگ میں بنگال میں خواتین کی سیکورٹی کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ بنگال میں خواتین محفوظ نہیں ہیں۔

## کانگریس ایک دہائی میں ختم ہو جائے گی: راجناتھ سنگھ

سپول، 02 مئی (نمائندہ) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے آج کہا کہ کانگریس پارٹی اپنے وجود کے لیے اپنی آخری سانسیں لے رہی ہے اور اگلے دس برسوں کے اندر اس کا خاتمہ ہو جائے گا اور کوئی اس کا نام تک لینے والا نہیں ہوگا۔ آج گاندھی میدان میں منعقدہ انتخابی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے کہا کہ ملک کو آزادی ملنے کے بعد بابائے قوم مہاتما گاندھی نے کہا تھا کہ کانگریس کا نام ختم کر کے ملک کی سیاست کی جائے لیکن نہیں، یہ لوگ اس نام کی بنیاد پر برسوں تک اقتدار پر قابض رہے لیکن اب ان کا آخری وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے دور حکومت میں غریبی مٹاؤ کا نعرہ دے کر عوام کو دھوکہ دیا گیا۔ غریبوں کے نام پر بڑے پیمانے پر بدعنوانی ہوئی لیکن آج غریبوں کا پیسہ سیدھا غریبوں کے کھاتوں میں جا رہا ہے۔ نریندر مودی جیسے ہی 2014 میں ملک کے وزیر اعظم بنے انہوں نے بدعنوانی کو ایک چیلنج کے طور پر لیا اور جن دھن یوجنا پروگرام کے تحت ملک کے کروڑوں غریبوں کے بینکوں میں کھاتے کھلوائے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ کانگریس اور آر جے ڈی بہار میں دوبارہ لالٹین کا دور لانے کا خواب دیکھ رہے ہیں جو کبھی پورا نہیں ہوگا۔ لالٹین کے دور میں بہت زیادہ بدعنوانی ہوئی تھی، جس کے بارے میں بہار کا ہر شخص جانتا ہے۔ اس لیے لالٹین کا دور کبھی بہار میں واپس نہیں آنے والا ہے۔

## وزیر اعظم مودی کا اساتذہ تقرری گھوٹالے میں اہل ہونے کے باوجود نوکریوں سے محروم افراد کی مدد کا اعلان

کلکتہ 3 مئی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے آج مغربی بنگال میں انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے کی وجہ سے اہلیت ہونے کے باوجود نوکری سے محروم ہو گئے ہیں ان کی ہمدردی ان کے ساتھ ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ریاستی بی جے پی کو پہلے ہی ہدایت دیدی ہے کہ پارٹی کو ان لوگوں کی قانونی اور سماجی جدوجہد کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے جنہوں نے اپنی ملازمتیں کھو دی ہیں انہوں نے ریاستی قیادت کو اس کے لیے قانونی مشاورتی ٹیم اور سوشل میڈیا ٹیم بنانے کی بھی ہدایت دی۔ مودی نے بھی گارنٹی دی ہے کہ کام ہو جائے گا۔ وزیر اعظم مودی آج بنگال میں ایک سے زائد حلقے میں انتخابی مہم چلائی۔ سابق ریاستی صدر دلیپ گھوش اور بردوان مشرق سے امیدوار اسیم سرکار کی حمایت میں ریلی سے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں مودی نے ابتدا میں اپنی حکومت کی کامیابیوں کا ذکر کیا اور قومی سطح پر اپوزیشن اتحاد کانگریس پر حملہ کیا۔ اور اگلے حصے میں انہوں نے ترنمول کانگریس کے خلاف سخت باتیں کی ہیں۔ اسی تناظر میں انہوں نے اساتذہ تقرری گھوٹالہ کیلئے اور نوجوانوں کو نوکری سے محروم کئے جانے کیلئے ترنمول کانگریس کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ ”جن لوگوں کی نوکری ختم ہو گئی ہے ہم ان کے ساتھ ہیں انتخابات چاہے کتنے ہی مصروف کیوں نہ ہوں، ریاستی قائدین یہ کام کریں گے۔ جنہوں نے گناہ کیے ہیں انہیں سزا ملنی چاہیے۔ لیکن جو ایماندار ہیں ان کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہیے۔۔ مودی کی گارنٹی کہ مغربی بنگال بی جے پی ان لوگوں کے لیے کام کرے گی جن کے پاس تمام ڈگریاں ہیں۔ مودی نے جمعہ کو اپنی تقریر کا اختتام ایس ایس سی کرپشن کے ساتھ کیا۔ مودی نے سابق وزیر تعلیم پارتھا چٹرجی کی قریبی ساتھی ارپیتا مکھوپادھیائے کے گھر سے برآمد ہونے والی تقریباً 50 کروڑ نقدی کی بازیابی کا معاملہ بھی اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ترنمول کانگریس کے گھوٹالے کرنے والوں نے لاکھوں نوجوانوں کو تدریسی نوکریوں کا جھانسہ دیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کرپشن کتنی ہے۔ پیسے گنتے گنتے مشین ہانپ گئی۔ کتنا پیسہ چوری ہوا ہے!“